عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY
KHATM-E-NUBUWWAT
KARACHI PAKISTAN

جلد ۲۴ | یکم تا ۱۵/فروری ۲۰۰۵ء مطابق ۲۲/ذوالحجہ ۱۴۲۵ھ تا ۶/محرم ۱۴۲۶ھ | شمارہ: ۵،۶

قیمت: ۷ روپے

انسانیت کا پیغام

علماء اور حکام

عالم اسلام اور میڈیا

اکابر کی یادگار

Email: editorkn@yahoo.com
Website: http://www.khatme-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمہ اللہ

آپ کے مسائل

گٹر کے ڈھکن کے نیچے اخبار لگانا:

س:..... گٹر کے ڈھکن سیمنٹ کے بنوا کر لگائے جاتے ہیں جب کہ سیمنٹ کے ڈھکن کے نیچے کی طرف اخبار چپکا ہوتا ہے اور اس کو اکھاڑنا بھی ناممکن ہوتا ہے‘ ان اخباروں میں اکثر اللہ تعالیٰ کا نام اور آیات بھی ہوتی ہیں۔ کیا یہ آیات کی بے ادبی نہیں ہے؟ ان گٹر کے ڈھکنوں کے اوپر جوتے رکھ کر چلنا جائز ہے؟

ج:..... ایسے اخبار جن پر خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لکھا ہو‘ گٹر کے ڈھکن کے لئے ان کا استعمال جائز نہیں ہے۔

اللہ اور رسولؐ کی اطاعت سے انبیاءؑ کی معیت نصیب ہوگی‘ ان کا درجہ نہیں:

س:..... بعض لوگ کہتے ہیں کہ آیت کریمہ ”ومن یطع اللہ والرسول الخ“ (النساء:۶۹) اس کا ترجمہ یہ ہے کہ: ”جو بھی اللہ تعالیٰ کی اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرے گا وہ ان لوگوں میں شامل ہوگا جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا ہے یعنی انبیاء علیہم السلام اور صدیقین اور شہداء اور صالحین میں‘ اور یہ لوگ بہت ہی اچھے رفیق ہیں۔“

اور اس کی تشریح یہ بتلاتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت سے نبی‘ صدیق‘ شہید اور صالح کا درجہ مل سکتا ہے۔ کیا یہ مطلب اور تشریح درست ہے؟ اگر نہیں تو اس کے صحیح مطلب اور تشریح سے مطلع فرمائیں؟

ج:..... یہ تشریح دو وجہ سے غلط ہے ایک تو یہ کہ نبوت ایسی چیز نہیں جو انسان کو کسب و محنت اور اطاعت و عبادت سے مل جائے‘ دوسرے اس لئے کہ اس سے لازم آئے گا کہ اسلام کی چودہ صدیوں میں کسی کو بھی اطاعت کاملہ کی توفیق نہ ہوئی۔

آیت کا مطلب یہ ہے کہ جو لوگ اپنی استطاعت کے مطابق اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں کوشاں رہیں گے گو ان کے اعمال کم درجے کے ہوں لیکن ان کو قیامت کے دن انبیاء کرام‘ صدیقین شہداء اور مقبولانِ الٰہی کی معیت نصیب ہوگی۔

نماز باجماعت کے دوران بیمار کو اٹھانا:

س:..... نماز باجماعت کے دوران کوئی نمازی دل کا دورہ پڑنے یا کسی اور وجہ سے بیہوش ہو کر گر پڑے جبکہ اس سے دوسرے نمازیوں کی نماز میں بھی خلل واقع ہو تو اس صورت میں کیا اس کا قریبی نمازی‘ نماز توڑ کر اسے سہارا دے کر باہر لے جا سکتا ہے؟

ج:..... ضرور۔

س:..... اس نمازی کے ہوش میں آنے کے بعد اس کو سہارا دینے والا اپنی بقیہ نماز کس طرح سے ادا کرے گا؟

ج:..... نئے سرے سے پڑھے۔

ختم قرآن کے موقع پر رقم دینا:

س:..... نماز تراویح میں ختم قرآن کرنے پر حافظ صاحب کو ختم قرآن سننے والے بطور ہدیہ کچھ رقم اور کپڑے وغیرہ دیا کرتے ہیں‘ کیا یہ صحیح ہے؟ جبکہ قرآن شریف پڑھنے والے حافظ کو نہ اس کی پہلے سے خواہش ہو‘ نہ مطالبہ؟

ج:..... اگر کچھ نہ دیا جائے تو کیا حرج ہے۔

ہفت روزہ ختم نبوۃ

حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ

حضرت سید نفیس الحسینی مدظلہ

جلد: ۲۴ شمارہ: ۲۵ یکم تا ۷ فروری ۲۰۰۵ء مطابق ۲۱ تا ۲۷ ذوالحجہ ۱۴۲۵ھ

مدیر مسئول
مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نائب مدیر مسئول
مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر
مولانا اللہ وسایا

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
امام اہل سنت حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
مولانا عبدالرحیم اشعرؒ

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
مولانا بشیر احمد
صاحبزادہ مولانا عزیز احمد
علامہ احمد میاں حمادی
مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا سعید احمد جلال پوری
صاحبزادہ طارق محمود
مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
سید انظر عظیم
سرکولیشن منیجر: محمد انور راناؔ
ناظم مالیات: جمال عبدالناصر شاہد
قانونی مشیران: حشمت حبیب ایڈووکیٹ، منظور احمد میو ایڈووکیٹ
ٹائٹل و تزئین: محمد راشد وسیم، محمد فیصل عرفان

اس شمارے میں

اداریہ		4
انسانیت کا پیغام	(مولانا ابوالحسن علی ندویؒ)	6
عالم اسلام اور میڈیا	(عمران اللہ قاسمی)	10
پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ اور میر ظفر ظہور بٹ کی تحریر	(حنیف اللہ جمالی)	14
علماء اور حکام	(مولانا محمد اکرم طوفانی)	16
اکابر کی یادگار	(مولانا اللہ وسایا)	18
حضرت مولانا بشیر احمد خاکیؒ	(مولانا اللہ وسایا)	19
پاسپورٹ سے مذہب کے خانہ کا اخراج ملک گیر احتجاج کی رپورٹ		21
عقائد اسلام اور عیسائیت	(مفتی محمد راشد مدنی)	27

زر تعاون بیرون ممالک: امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۱۰۰ ڈالر

یورپ، افریقہ: ۷۰ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۰ امریکی ڈالر

زر تعاون اندرون ملک: فی شمارہ: ۷ روپے، ششماہی: ۱۷۵ روپے، سالانہ: ۳۵۰ روپے

چیک بنام ہفت روزہ ختم نبوت اکاؤنٹ نمبر 8-383 اکاؤنٹ نمبر 2-827 الائیڈ بینک ... برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں۔

لندن آفس: 35, Stockwell Green, London, SW9 9HZ U.K. Ph: 0207-737-8199

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ ملتان۔ فون: ... Hazori Bagh Road, Multan. Ph: 583486-514122 Fax: 542277

دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی۔ Jama Masjid Bab-e-Rehmat (Trust) Old Numaish M.A. Jinnah Road, Karachi. Ph: 7780337 Fax: 7780340

اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پاسپورٹ‘ قادیانی اور مغربی ممالک میں سیاسی پناہ

گزشتہ دنوں اخبارات نے قادیانیوں کو مغربی ممالک میں سیاسی پناہ دلانے کے سلسلے میں این جی اوز اور انسانی اسمگلنگ میں ملوث ایجنٹوں کی ملی بھگت پر مشتمل سازش کا انکشاف کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ایف آئی اے نے حکومت پاکستان سے اپنی ایک رپورٹ میں درخواست کی ہے کہ قادیانیوں کی جانب سے سیاسی پناہ کے حصول کے لئے پاکستان کو بدنام کرنے اور جعلی کاغذات اور مذہبی تعصب کا ڈھنڈورا پیٹنے کی سازش کا نوٹس لیا جائے۔ اس سلسلے میں اخبارات میں جو خبر شائع ہوئی اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

”قادیانیوں کو مغربی ممالک میں سیاسی پناہ دلانے کے منصوبے کا انکشاف

پاکستان سے وزٹ ویزا پر کھٹمنڈو لے جایا جاتا ہے پھر نئی دہلی میں درخواستیں جمع کرائی جاتی ہیں

عالمی سطح پر پاکستان کو بدنام کرنے کی سازش کا نوٹس لیا جائے‘ ایف آئی اے کی حکومت سے درخواست

کراچی (نمائندہ جنگ) ایف آئی اے نے بعض این جی اوز اور انسانی اسمگلنگ کے ایجنٹوں کی جانب سے قادیانیوں کو مذہبی امتیازی سلوک کے نام پر مغربی ممالک میں سیاسی پناہ دلانے کے منصوبے کا انکشاف کرتے ہوئے وفاقی حکومت سے درخواست کی ہے کہ وہ اس سلسلے میں حکومت پاکستان کو عالمی سطح پر بدنام کرنے کی سازش کا نوٹس لے۔ قادیانیوں کو پاکستان سے وزٹ ویزا پر کھٹمنڈو لے جایا جاتا ہے پھر نئی دہلی میں سفارت خانوں میں درخواستیں جمع کرائی جاتی ہیں۔ باخبر ذرائع کے مطابق ایف آئی اے امیگریشن کراچی کی جانب سے وفاقی حکومت کو ایک رپورٹ ارسال کی گئی ہے‘ جس میں یہ انکشاف کیا گیا ہے کہ انسانی اسمگلنگ کے ایجنٹوں نے بعض این جی اوز کے ساتھ مل کر بیرون ملک سیاسی پناہ حاصل کرنے کے خواہشمند قادیانیوں کو جعلی کاغذات اور مذہبی امتیازی سلوک کے جعلی واقعات کی بنیاد پر آسٹریلیا‘ کینیڈا اور دیگر یورپی ممالک بھجوانے کا کاروبار شروع کر رکھا ہے۔ نئی دہلی میں واقع غیر ملکی سفارت خانوں میں جمع کرائی جانے والی درخواستوں میں پاکستان میں قادیانیوں کے خلاف مذہبی امتیاز کا بہانہ بنایا جاتا ہے۔ ایجنٹ درخواست گزار کو واپس پاکستان لاتے ہیں اور انٹرویو کی طلبی پر دوبارہ نئی دہلی لے جایا جاتا ہے اور ایجنٹوں کے مشورے پر جعلی ایف آئی آر‘ خطوط اور دیگر دستاویزات بنائی جاتی ہیں۔ ایف آئی اے کی رپورٹ کے مطابق پچھلے چند ہفتوں کے دوران اس کاروبار میں بے پناہ تیزی آئی ہے۔ صرف ۲۰/ نومبر سے ۲۱/ دسمبر کے ۲۸ دنوں کے دوران ایف آئی اے امیگریشن کراچی نے اس طرح کے ۱۳۲ افراد کو آف لوڈ کیا جو انٹرویو کے لئے کھٹمنڈو جا رہے تھے۔ ایف آئی اے کی رپورٹ میں ایک جوڑے مبشر احمد اور ان کی اہلیہ کا نتا مبشر کے کیس کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ مذکورہ جوڑا جو کہ ۲۰/ نومبر کو کھٹمنڈو جا رہا تھا کہ ایف آئی اے کے افسران نے شک کی بنیاد پر پوچھ گچھ کی تو انہوں نے قادیانیوں کی سیاسی پناہ کے مذکورہ سلسلے کی تصدیق کی اور ایجنٹوں کی جانب سے فراہم کردہ جعلی کاغذات کا بھی انکشاف کیا۔“ (روزنامہ جنگ لندن ۵/ جنوری ۲۰۰۵ء)

یہ واقعات قادیانیوں کی ملک دشمن سرگرمیوں اور ان کے عالمی سطح پر پاکستان کے خلاف جھوٹے اور بے بنیاد پروپیگنڈے کے ذریعہ ملک کو بدنام کرنے کی سازش کی نقاب کشائی کرتے ہیں۔ انہی واقعات کی وجہ سے ہم یہ ضروری خیال کرتے ہیں کہ پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ موجود ہونا چاہئے جہاں پر قادیانی کو

قادیانی ہی لکھا جانا چاہئے تا کہ ایف آئی اے امیگریشن یہ جانچ پڑتال کرسکیں کہ پاکستانی پاسپورٹ کا حامل یہ قادیانی کہیں پاکستان کو عالمی سطح پر بدنام کرنے کی کسی سازش کا حصہ بننے تو نہیں جارہا جس سے عالمی سطح پر ملک کی بدنامی ہو؟ وغیرہ چھان بین کرسکیں کہ کہیں یہ قادیانی ملک میں دہشت گردی کی کسی واردات کا ارتکاب کرکے فرار تو نہیں ہورہا؟ کہیں ایسا تو نہیں کہ پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ نہ ہونے کی وجہ سے دنیا کے کسی بھی ملک میں جاکر یہ قادیانی دہشت گردی کا ارتکاب کریں اور پاکستانی شہری اور مسلمانوں جیسا نام ہونے کی وجہ سے دنیا بھر کے مسلمانوں بالخصوص پاکستانیوں کی بدنامی ہو؟ خدارا اس کے سدباب کے لئے ابھی سے کوشش کیجئے۔ حکومت کو چاہئے کہ مذکورہ بالا خبر میں ذکر کی گئی سازش کا مکمل طور پر سراغ لگا کر اس میں ملوث افراد کو کیفر کردار تک پہنچائے اور ملک کو بدنامی سے بچائے۔

حضرت مولانا منظور احمد الحسینی کا سانحہ ارتحال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یورپ کے امیر حضرت مولانا منظور احمد الحسینی جمعرات ۱۳/ جنوری کو مدینہ منورہ میں رحلت فرماگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ انہیں بعد نماز جمعہ جنت البقیع میں سپرد خاک کیا گیا۔ حضرت مولانا منظور احمد الحسینیؒ جامعہ خیر المدارس کے فاضل تھے۔ انہوں نے گویا جماعت ہی میں آنکھ کھولی۔ آپ کے برادر حقیقی حضرت مولانا غلام محمد مدظلہ‘ جماعت سے وابستہ رہے۔ فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ مناظر اسلام حضرت اقدس مولانا عبدالرحیم اشعرؒ ایسے اکابر کی تربیت نے حضرت مولانا منظور احمد الحسینی کو تردید قادیانیت کا ماہر اور عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کا عظیم داعی بنا دیا تھا۔ آپ نے کراچی میں عقیدۂ ختم نبوت اور تردید قادیانیت کے لئے بے مثال خدمات انجام دیں۔ ہفت روزہ ختم نبوت کے شعبہ ادارت سے آپ کی تادم واپسیں وابستگی رہی۔ کراچی سے لندن منتقلی اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یورپ کی ذمہ داریاں سنبھالنے کے بعد آپ نے یورپ اور امریکا کو اپنی تبلیغی مساعی کا مرکز بنالیا۔ گیارہ ستمبر کے واقعہ کے روز ہی آپ کی امریکا کے معرکۃ الآراء تبلیغی سفر سے واپسی ہوئی جس کے دوران آپ نے امریکا میں جماعت کے کام کو منظم کرنے اور تردید قادیانیت پر خصوصی توجہ دی۔ بلا مبالغہ پاکستان اور یورپ کے مختلف ممالک میں بے شمار قادیانیوں نے آپ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔ برطانیہ‘ جرمنی اور دیگر ممالک میں قادیانی جماعت کے مرکزی رہنماؤں اور مناظرین سے آپ کے معرکۃ الآراء مناظرے ہوئے جن میں قادیانیوں کو بدترین شکست سے دوچار ہونا پڑا اور ان مناظروں میں کئی قادیانی خاندان آپ کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے۔ حضرت مرحوم تواضع وانکساری کا بے مثال مجموعہ تھے۔ علم وفضل اور تقویٰ میں اکابر کے نقش قدم پر تھے۔ آپ بالترتیب حضرت اقدس مولانا میاں عبدالہادی دین پوریؒ برکۃ العصر شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنیؒ‘ حضرت اقدس مولانا حاجی محمد فاروقؒ (سکھر والے) اور شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت اقدس امیر مرکزیہ مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم العالیہ سے بیعت ہوئے۔ آپ کو بالترتیب شہید اسلام حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ حضرت اقدس مولانا حاجی محمد فاروقؒ (سکھر والے)‘ حضرت اقدس ڈاکٹر محمد اسماعیل میمن (امریکا) اور حضرت مولانا سعید احمد جلال پوری مدظلہ سے خلافت واجازت حاصل ہوئی۔ آپ کا سلسلہ طریقت دنیا بھر میں پھیلا ہوا تھا۔ متعدد حضرات کو آپ نے خلافت واجازت سے سرفراز فرمایا۔ آپ کی وفات جہاں علمی وروحانی حلقوں کا نقصان ہے‘ وہاں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے لئے بھی ایک عظیم نقصان ہے۔ آپ کی ذات کی وجہ سے یورپ میں جماعتی کام بحسن وخوبی انجام پاتے تھے۔ آپ کی رحلت درحقیقت صرف آپ کے متعلقین وپسماندگان ہی کا غم نہیں بلکہ پوری جماعت اور پوری امت کا غم ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ خواجہ خواجگان حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم العالیہ‘ نائب امیر مرکزیہ حضرت اقدس سید نفیس شاہ الحسینی دامت برکاتہم العالیہ‘ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری‘ مولانا اللہ وسایا‘ مولانا بشیر احمد‘ مولانا محمد اکرم طوفانی‘ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی سمیت تمام جماعتی زعماء وکارکنان حضرت مولانا منظور احمد الحسینیؒ کے سانحہ ارتحال پر حضرت مولانا مرحوم کے متعلقین وپسماندگان سے دلی اظہار تعزیت کرتے ہیں اور دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت مولانا مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقامات سے سرفراز فرمائے اور تحفظ ختم نبوت کے لئے ان کی خدمات کو قبول فرماکر اسے ان کے لئے شفاعت نبوی کا ذریعہ بنائے۔ قارئین سے بھی درخواست ہے کہ حضرت مولانا مرحوم کو ایصال ثواب اور دعاؤں میں یاد رکھیں۔

پہلی قسط

انسانیت کا پیغام

مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ کی ایک یادگار تقریر

دعوت کا خاصہ:

دوستو اور بھائیو! آج میں آپ کی خدمت میں دو باتیں عرض کروں گا۔ ایک بات تو یہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے جس طرح اشیاء میں خاصیتیں پیدا کی ہیں اور وہ ہزاروں بلکہ شاید لاکھوں برسوں سے چلی آرہی ہیں' زمانہ میں کتنے انقلابات آئے' سلطنتوں کے چراغ گل ہوگئے' کہتے ہیں کہ ایک زمانہ میں خلیج عربی کا کوئی وجود نہیں تھا' یہ بھی کہا جاتا ہے کہ کبھی شام اور ہندوستان کی سرحد ایک تھی' مصر اور ہندوستان کی تہذیب میں جو مماثلت پائی جاتی ہے ان کے عقائد میں بلکہ مزاج تک میں جو اشتراک ہے اس سے لوگوں نے اندازہ کیا ہے کہ کسی زمانہ میں مصر و ہندوستان قریب تھے اور یہ ایک تختہ تھا جو یہاں سے وہاں تک چلا گیا تھا' یہ سب انقلابات ہوئے لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ نے اشیاء میں جو خصوصیات رکھی تھیں وہ آج تک چلی آرہی ہیں' پانی آگ بجھاتا ہے' آگ جلاتی ہے' سنکھیا اور زہر کی جتنی قسمیں ہیں وہ کام تمام کردیتی ہیں' سردی گرمی کے وہی اوصاف ہیں اور انسانوں کو کھانے کی ضرورت ہزاروں لاکھوں برس سے ہے' غلہ ہمیشہ سے پایا جاتا ہے' انسان کے لئے اس کے ماحول میں جو چیزیں رکھ دی گئی ہیں ان سے اس کا تعلق بہت قدیم ہے' اسی طرح سے اللہ تعالیٰ نے اخلاق میں' اعمال میں اور معنویات میں تاثیر رکھی ہے۔ ایمان میں اس نے جو اپنے تعلق کی صفت رکھی ہے' اپنی یاد میں' اپنے ذکر اور اپنی عبادت میں' توجہ میں جو خصوصیت رکھی ہے وہ لاکھوں برس سے ہے اور اگر ابھی دنیا کے مقدر میں ہزاروں برس باقی رہنا ہے تو یہ خاصیت رہے گی۔

تاریخ کی کسی ایک شہادت نہیں سے معلوم ہوتا کہ ان اخلاق' اعمال اور عقائد کی خاصیت کسی زمانہ میں کچھ اور تھی' تاریخ تو کیا بتاتی کوئی صحیفہ آسمانی بتاتا کہ توحید میں جو خاصیت ہے وہ کبھی شرک میں تھی' جو

مولانا ابوالحسن علی ندویؒ

نیک اعمال میں خاصیت ہے وہ کبھی بے دردی میں تھی' جو عدل میں خاصیت ہے وہ کبھی ظلم میں تھی' کوئی آسمانی صحیفہ یہ نہیں بتاتا' توریت ہو' انجیل ہو' صحف ابراہیم ہو' زبور ہو اور پھر آخری صحیفہ قرآن مجید ہو سب یہی بتاتے ہیں کہ ایمان میں' توحید میں' ہمدردی میں' محبت میں یہ اثر ہے' جب یہ حقیر اشیاء جو انگلیوں سے مسلی جاسکتی ہیں' پیروں سے روندی جاسکتی ہیں' جنہیں استعمال کرکے انسان نہایت خراب حالت میں پہنچ سکتا ہے' جن کو جانور چرجاتے ہیں' کھا جاتے ہیں' جن کو پانی بہالے جاتا ہے' ان میں یہ خاصیت ہے تو وہ چیزیں جو خدا سے اور اس کی ذات عالی سے تعلق رکھتی ہیں ان میں یہ خاصیت کیوں نہ ہوگی؟

صفات میں تغیر پیدا کیجئے:

میرے دوستو اور بزرگو! اس بات کو اچھی طرح سمجھ لینا چاہئے کہ ہمارے اور آپ کے لئے دنیا میں نجات کا' عزت کا اور حفاظت کا راستہ اس کے سوا نہیں ہے کہ ہم خدا کے پیغمبروں کی تعلیمات پر چلیں اور اپنے اندر وہ صفات پیدا کریں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: بے شک ہمارا ہی لشکر غالب آنے والا ہے بے شک ہمارے ہی لشکر کی مدد کی جائے گی۔

وہ اخلاق پیدا کریں جو دلوں کو کھینچتے ہیں' جو دشمنوں کو دوست بناتے ہیں' جو پتھر کو موم بناتے ہیں' جو زہر ہلاہل کو کوزۂ نبات بنادیتے ہیں' جو تلخ کو شیریں کردیتے ہیں' ہمارے اندر بھی ہمدردی پیدا ہو' بے لوث خدمت کا جذبہ پیدا ہو' ہمارے اندر درد پیدا ہو کہ یہ کیا ہورہا ہے؟ ہم اپنے اندر سے حسد کو نکال دیں' کینہ کو نکال دیں' خودغرضی کو نکال دیں' ہماری سطح بلند ہوجائے' ہم مال و دولت کے پرستار نہ ہوں' ہم کرسیوں اور آسامیوں کے عبادت گزار نہ ہوں' ہم عروج و اقبال' طاقت و دبدبہ اور اقتدار کے پجاری اور غلام نہ ہوں' ہم ابن الوقت اور موقع پرست نہ ہوں' ہم پیسہ پر جان دیتے اور جان لیتے نہ ہوں' یہ اخلاق اگر ہم اپنے اندر پیدا کرلیں گے تو سارے عالم کی کیفیت بدل جائے گی اور ہم خدا کے محبوب بن جائیں گے اور پھر آسمان سے صدا آئے گی کہ مجھے

اپنے فلاں بندے سے محبت ہے تم بھی اس سے محبت کرو‘ اس سے بڑھ کر کوئی شمشیر‘ اس سے بڑھ کر کوئی تدبیر‘ پیغمبر سے لے کر اولیاء اللہ تک اور اولیاء اللہ سے لے کر عام مسلمانوں تک نہ کبھی تھی اور نہ کبھی ہوگی‘ کوئی سیاسی رہنما کوئی دنیا کا فلسفی و دانشور آپ کو اس سے بہتر مشورہ نہیں دے سکتا اور کسی کے مشورہ سے آپ کو وہ فائدہ نہیں ہوسکتا جو آپ کو خدا کے پیغمبروں کے بتائے ہوئے راستے پر چلنے سے ہے۔ یہ عالم بہت وسیع ہے اور اس کثرت میں اتنا انتشار ہے اور اس میں اتنی چیزیں‘ اتنی اکائیاں پھیلی ہیں کہ آپ ان کو سمیٹ بھی نہیں سکتے‘ آپ ایک شہر کی‘ ایک محلہ کی بھی اکائیوں کو نہیں سمیٹ سکتے‘ اس کثرت میں اگر آپ وحدت پیدا کریں‘ اس کثرت میں اگر اس ذات واحد سے آپ کا تعلق پیدا ہو جائے اور اس کو آپ اپنا بنالیں تو پھر سارا عالم آپ کا بن جائے گا۔ صفات میں جب تک تغیر نہ ہوگا حالات میں تغیر پیدا کیجئے‘ دوسروں کی صفات کا تغیر اس کا تابع ہے‘ دوسروں کی صفات میں تغیر کے پیچھے پڑنا اور اپنی صفات سے غافل ہونا یہ نادانی ہے‘ اپنے اندر اپنی صفات میں اور اپنے جذبات میں تغیر پیدا کیجئے‘ اپنی افادیت ثابت کیجئے اور اس لئے نہ کیجئے کہ آپ کو فائدہ ہو بلکہ آپ مجسم افادیت بن جایئے‘ ثابت کرنے کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ ثابت کرنا بھی ایک طرح کا تصنع ہے‘ نہیں آپ جایئے یہ نہ دیکھئے کہ دوسروں نے آپ کو مفید مانا یا نہیں‘ پانی کب کہتا ہے کہ میں پیاس بجھاتا ہوں‘ کیا آپ نے کبھی سنا ہے کہ پانی کے وکیل آئے ہوں‘ پانی کے مبلغ آئے ہوں‘ پانی کے سفیر آئے ہوں کہ پانی یہ کہتا ہے کہ میں بہت کام کی چیز ہوں‘ مجھے پینا چاہئے‘ مجھ سے پیاس بجھتی ہے؟ آگ نے کبھی کہا تھا یا اپنا سفیر بھیجا تھا کہ میں کھانا پکاتی ہوں‘ میں بہت کام نکالتی ہوں‘ یہ سب بے زبان چیزیں ہیں‘ یہ نہ کبھی بولی ہیں اور نہ بولیں گی مگر ان کی افادیت مسلم ہے‘ ساری دنیا ان کی پابند اور محتاج ہے‘ ایسے ہی مسلمان کسی ملک میں بھی محبوب بن کر رہنا چاہتے ہیں تو اپنی صفات میں تغیر پیدا کریں۔ تمام سیرت کی کتابیں اور تاریخ کی کتابیں اس کے دلائل سے بھری ہوئی ہیں‘ آپ نے بارہا یہ ایمان افروز واقعات سنے ہیں‘ میں صرف دو واقعات سناتا ہوں۔

داعی کے سامنے کوئی رکاوٹ باقی نہیں رہتی:

ایک واقعہ تو وہی دجلہ والا ہے جب مسلمان مدائن فتح کرنے کے لئے دجلہ کے قریب پہنچے تو مدائن کا شہر سامنے تھا لیکن پل توڑ دیئے گئے تھے‘ کشتیاں وہاں سے ہٹادی گئی تھیں‘ مسلمانوں کے لئے اس کو پار کرنے کی کوئی صورت نہ تھی‘ آپ کو معلوم ہے کہ جزیرۃ العرب کے رہنے والے عرب دنیا میں گھوڑے کے سب سے بڑے شہسوار تھے لیکن پانی سے ان کا واسطہ کبھی نہیں پڑتا تھا‘ یہ دریا کیا جانیں اور سمندر بھی ہر جگہ نہیں ہے‘ صرف ساحل عرب پر ہے‘ جو اس کے قریب رہتے ہیں وہ اکثر کشتیوں پر بیٹھنے کے عادی ہوا کرتے ہیں‘ عام طور پر عرب کچھ بھی جانتے ہوں لیکن پیراکی سے ناواقف تھے‘ اب سوال یہ ہے کہ مدائن اپنی تمام دل فریبیوں کے ساتھ سامنے ہے مگر اس میں جایا کیسے جائے‘ حضرت سعد ابن ابی وقاصؓ نے وہاں لشکر چند منٹ کے لئے روکا اور سلمان فارسیؓ سے پوچھا‘ میں یہ واقعہ کئی بار ذکر کر چکا ہوں‘ لکھ چکا ہوں‘ مگر اس سے بہتر واقعہ تاریخ عالم میں نہیں مل سکتا اور یہ ایسی بولتی ہوئی کہانی ہے‘ سچا واقعہ ہے کہ اس کے بعد کسی دلیل کی ضرورت نہیں رہتی‘ تو انہوں نے حضرت سلمانؓ کی طرف دیکھا کہ کیا کرنا چاہئے؟

انہوں نے کہا اے ہمارے قائد! میری سمجھ میں تو یہ آتا ہے: اللہ کا یہ دین اس کو ابھی بہت کچھ کرنا ہے‘ یہ ابھی ابھی آیا ہے‘ دنیا کو نجات دلانے کے لئے‘ میری عقل یہ تسلیم نہیں کرتی کہ اس کا بیڑا یہیں غرق ہو جائے‘ جس کام کے لئے بھیجا جائے وہ کام پورا نہ ہو بشرطیکہ بھیجنے والا قادر ہو‘ آپ نے اپنے نوکر کو بھیجا اور آپ کی حکمرانی ہے‘ آپ کا سکہ چل رہا ہے تو کیا مجال ہے کہ کوئی آپ کے نوکر کو روکے یا راستہ ہی میں اس کا کام تمام کردے‘ انہوں نے کہا کہ یہ دین ابھی تازہ ہے‘ اسے ابھی دنیا میں آئے کتنے دن ہوئے ہیں اور اس کے نمائندے ڈوب جائیں؟ مگر اتنی بات ضرور ہے کہ کہیں لشکر میں گناہ تو عام نہیں ہو گئے ہیں‘ لشکر میں گناہ کا رواج تو نہیں ہو گیا ہے؟ بس انہوں نے یہ کہا اور حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے لشکر پر ایک نگاہ ڈالی‘ وہ نگاہ بھی کیا نگاہ تھی اور وہ لشکر بھی کیا لشکر تھا کہ اس کی صورتوں سے معصومیت ٹپکتی تھی اور وہ نگاہ بھی کیا نگاہ تھی جو ایک نظر میں سب کا جائزہ لے لے‘ آج جائزے کے لئے کیسے کیسے محکمے قائم ہیں پھر بھی اس کا پتہ نہیں چلتا اور انہوں نے ایک مرتبہ دیکھا اور کہا: بسم اللہ چلو! بس سب نے دریا میں گھوڑے ڈال دیئے اور نہایت اطمینان سے باتیں کرتے ہوئے چلنے لگے‘ کسی صحابی کا ایک برتن گر گیا‘ لوگوں نے انہیں طعنے دیئے کہ آپ کا برتن گر گیا؟ انہوں نے کہا: جائے گا کہاں؟ اس کی مجال کیا ہے‘ ایک لہر آئی اور برتن بہتا ہوا ان کے پاس آ گیا‘ انہوں نے اسے اٹھالیا‘ ان کے اطمینان کی یہ حالت تھی کہ لکھا ہے کہ اس طرح باتیں کر رہے تھے ایسا پتہ چل رہا تھا‘ جیسے خشکی پر چل رہے ہوں‘ جب ایرانیوں نے یہ منظر دیکھا تو کہا: ”دیواں آمدند‘ دیواں آمدند“ (یہ تو دیو آرہے ہیں‘ دیو آرہے ہیں)۔

دوسرا واقعہ حضرت عقبہ بن نافع کا ہے جب وہ قیروان گئے اور وہاں چھاؤنی ڈالنے کا ارادہ کیا کہ وہاں سے بیٹھ کر سارے شمالی و مغربی افریقہ کو فتح کریں اور جگہ ان کو پسند آئی تو لوگوں نے کہا کہ یہ جگہ مناسب نہیں ہے' یہاں شیر' چیتے' بھیڑیے بہت ہیں' جو بھی جانور رہے ہوں' شیر کا نام تو خاص طور پر لیا اور بھی جانور رہے ہوں گے' تو کہا آپ یہاں چھاؤنی نہ چھائیں' آگے چھائیں' معقول بات تھی اور معمولی بات تھی' اللہ کی بڑی زمین پڑی ہوئی تھی لیکن.....

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا ذہن ہی اور تھا' وہ حالات کے سامنے سپر انداز نہیں ہوتے تھے' حالات کو اپنے موافق بناتے تھے' انہوں نے کہا: ہم تو جو اللہ کا پیغام لے کر آئے ہیں' چلے جائیں اور یہ شیر چیتے ہیں یہ رہیں؟ رہنا تو اسے چاہئے جس کی ضرورت ہو' اس لئے یہ تو الٹی بات ہوئی کہ ہم کہیں بھائی یہ جگہ مناسب نہیں ہے آگے چلو اور شیر کون سا مفید کام کر رہے ہیں' یہ کون سا اللہ کا پیغام پہنچا رہے ہیں' یہ بھیڑیے کون سے مفید ہیں' اس لئے ہم نہیں جائیں گے' ان کو جانا چاہئے اور یہ کہہ کر انہوں نے ایک آدمی کو بلایا' یہ ایک تاریخی واقعہ ہے' افسانہ نہیں ہے اور عرب ایرانیوں اور ہندوستانیوں کی طرح تاریخ میں افسانہ لکھنے کے بالکل عادی نہیں ہیں' تاریخ بالکل سچی لکھتے ہیں' اس لئے تو حدیث محفوظ رہی' تو انہوں نے ایک آدمی کو بلایا اور کہا: دیکھو اعلان کرو کہ اے شیر! او رائے چیتو! یوں ہی کہنا گھبرانا نہیں' تم کو اس سے بحث نہیں کہ وہ سنتے نہیں اور بے زبان ہیں' ایسے ہی کہنا: اے شیرو! اے بھیڑیو! اے تیندوو! ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں' ہم یہاں چھاؤنی چھانا چاہتے ہیں' ہم یہاں بیٹھ کر اللہ کا پیغام پہنچانا چاہتے ہیں اور اللہ کی حکومت قائم کرنا چاہتے ہیں' جس کو اپنی جان پیاری ہو فلاں وقت تک مہلت ہے چلا جائے اور اگر وہ رہے گا تو اس کی جان کی خیر نہیں۔ لوگوں نے کہا: واللہ العظیم! ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ چیتا بھاگا چلا جا رہا ہے اور اس کی مادہ اپنے بچوں کو گود میں لئے ہوئے ہے' بغل میں دبائے ہے اور بھاگی چلی جا رہی ہے' تھوڑی دیر میں میدان صاف۔

یہ تھا ان کا طریقہ' انہوں نے ایک بار خدا کے حکم سے تغیر پیدا کیا اور اس کے بعد اس پر ثابت قدم رہے' ان کا طرز عمل یہ نہیں تھا کہ حالات کا تقاضا یوں ہے تو یوں ہو جاؤ' پھر تقاضا یوں ہو تو یوں ہو جاؤ' فلاں پارٹی جوائن کر لو' وہ دل بدلی نہیں کرتے تھے اور دل بدلی بھی نہیں کرتے تھے' نہ وہ دل بدلتے تھے اور نہ دل بدلتے تھے' ایک دل اور ایک دل' یہ صفات میں تغیر تھا۔

ہمیں کس طرح رہنا ہے؟

مجھے آپ سے یہ کہنا ہے کہ اگر ملک میں رہنا ہے' عزت کے ساتھ رہنا ہے' محبوبیت کے ساتھ رہنا ہے تو لڑتے بھڑتے کب تک رہیں گے' یہ حالت جنگ کہاں تک قائم رہے گی' کہاں تک یہ شکوے شکایت کہ ہمیں چھیڑتے ہیں' جیسے بعض بچے ہوتے ہیں' احساس کمتری کے مریض ہوتے ہیں' وہ چلاتے ہیں ہمیں چھیڑتے ہیں' دیکھئے ہمیں چھیڑتے ہیں' بعض کسی چیز سے چڑتے ہیں' یہ ایک نفسیاتی مرض ہے' اس میں خبط سا ہو جاتا تھا کہ دیکھئے بچے چھیڑ رہے ہیں' کوئی کریلے سے چڑتا ہے اور کوئی جلیبی سے چڑتا ہے' کوئی کسی نام سے چڑتا ہے اور بچے اسے چھیڑتے ہیں' تو ہم کب تک نعرے لگاتے رہیں گے کہ بچے ہمیں پریشان کرتے ہیں' یہاں کی صورت یہ ہے کہ ایک تو اپنے اندر صفات میں تغیر پیدا کریں' آپ اپنے اندر ایمان پیدا کریں' عمل صالح پیدا کریں' اخلاق حسنہ پیدا کریں' جیسے ہمارے دوست ناصر العبودی نے بڑی اچھی بات کہی کہ اگر آپ کے اخلاق درست ہیں اور آپ کے معاملات درست ہیں تو لوگ آپ کو دیکھ کر کہیں گے کہ ان کا دین بھی اچھا ہے اور انہوں نے یہ بات بھی خوب کہی تھی کہ اکثر لوگ سطحی نظر کے ہوتے ہیں' زیادہ گہرائی میں نہیں جاتے' وہ آدمی کو دیکھتے ہیں' کتاب پڑھنے کی کسے فرصت ہوتی ہے؟ یہاں جو لوگ مسلمان ہوئے وہ مسلمانوں کو دیکھ کر مسلمان ہوئے تھے' انہوں نے خواجہ معین الدین چشتی کو دیکھا تھا' خواجہ معین الدین چشتی قطعاً مصنف نہ تھے' چشتی حضرات یہ کہتے ہیں کہ خواجہ محبوب الٰہی حضرت نظام الدین اولیاءؒ نے فرمایا: ہمارے بزرگوں نے کتاب نہیں لکھی' نہ جس کتاب کی نسبت خواجہ معین الدین چشتی کی طرف ہے وہ صحیح' نہ جس کتاب کی نسبت خواجہ قطب الدین کاکی کی طرف ہے وہ صحیح' نہ جس کتاب کی نسبت خواجہ فرید الدین گنج شکر کی طرف ہے وہ صحیح' تو خواجہ نظام الدین اولیاءؒ نے بھی کتاب نہیں لکھی' ان حضرات نے تصنیف و تالیف کے ذریعہ اور تقریر و خطابت کے ذریعہ دلوں کو نہیں جیتا' انہوں نے اپنے اخلاق سے جیتا ہے' قربانی سے ایثار سے' کسی سے جیتنے والے تھے' جیت سکتے تھے لیکن ہار مان لی' دب گئے' غصہ پی گئے' گالی سن لی' کسی نے لوٹ لیا' چوری کی تو اس کو معاف کر دیا' غریب کو دیکھا اور رونے لگے' اس کو سینہ سے لگا لیا' دوسروں کو کھلا کر خود کھایا' یا بھوکے رہے' یہ اخلاق تھے جنہوں نے دلوں کو کھینچا ہے اور انہیں اخلاق نے انہیں صفات نے انڈونیشیا میں بھی کام کیا ہے' سارا انڈونیشیا عرب تاجروں کے اخلاق دیکھ کر' صوفیائے کرام کی روحانیت کو دیکھ کر مسلمان ہوا اور آج تک کوئی سراغ نہیں لگا سکا کہ انڈونیشیا میں یا چین میں کوئی اسلامی لشکر گیا ہو اسلامی لشکر ان دور دراز مقامات تک گیا ہی نہیں اور آج

دیکھ لیجئے ہندوستان میں جن مقامات پر سات سو برس تک' ہزار ہزار برس تک مسلمانوں کی حکومت قائم رہی وہاں آج تک مسلمان اقلیت میں ہیں' یہ آپ کا یوپی کا صوبہ' مدھیہ پردیش کا صوبہ' بہار کا صوبہ اور راجپوتانہ بھی ان سب جگہوں میں اسلامی حکومت قائم رہی' خاص کر دلی میں مسلمان ہمیشہ اقلیت میں رہے' لیکن مسلمان اکثریت میں کہاں ہیں؟ کشمیر میں ہیں' جہاں ایک اللہ کا بندہ امیر کبیر سید علی ہمدانی تشریف لائے اور سارا کشمیر ان کے ہاتھوں پر مسلمان ہو گیا' اسی طرح بنگال ہے خاص طور پر مشرقی بنگال سارا کا سارا صوفیائے کرام کے حساب میں ہے۔

تو اخلاق بدلنے کی ضرورت ہے اور پھر دعوت کی ضرورت ہے یعنی یہ کہ آپ دعوت لے کر کھڑے ہوں اور اپنے درمیان بھی داعی بنیں' مسلمانوں کو آپ تبلیغ کریں تاکہ آپ کی بات کا مسلمانوں میں وزن ہو اور آپ مسلمان پر اثر انداز ہو سکیں اور مسلمانوں میں اصلاح کی رو چلے' تعلق باللہ کی رو چلے' ان کے اخلاق درست ہوں' وہ نمونہ بنیں' تو پہلے تو مسلمانوں میں ضرورت ہے' پھر مسلمانوں کو ضرورت ہے کہ بجائے علمی انداز میں تبلیغ کرنے اور اس طرح دعوت دینے کے کہ آؤ مسلمان ہو جاؤ' اپنے اخلاق سے ان کے قلب میں' ان کے دل میں جگہ پیدا کرنی چاہئے اور ہمدردی کا جذبہ کہ ہم جس ملک میں رہتے ہیں وہ ملک ڈوب نہ جائے۔

طفلانہ ذہنیت:

یہی ہمدردی آپ کو پیدا ہونی چاہئے کہ ہم جس ملک میں رہتے ہیں' اس سے ہمیں ہمدردی ہو' دیکھئے اگر آج ہمارے اسلاف کرام نے اس ملک کو نہ بنایا ہوتا' نہ ہو سنوارا ہوتا تو آج ہم اس ملک کو منہ دکھانے کے قابل نہ ہوتے' اتنے آدمیوں کو ہم نے دکھایا' آپ ہماری نمائش گاہ میں' جائیے دارالعلوم میں جہاں نمائش ہال ہے' وہاں دیکھئے کہ اس ملک کو ہمارے بزرگوں نے کیا دیا ہے اور اس ملک کو کیسا مالا مال کر دیا' اگر ان کے اندر یہ جذبہ نہ ہوتا اور ہمیشہ ان کا ذہن مصائب سے خوش ہونے کا ہوتا' کہتے کہ لعنت ہو اس سرزمین پر' ڈوب جائے یہ ملک' ہمارے ساتھ بے انصافی ہوئی ہے تو کچھ بھی نہ ہوتا' لیکن انہوں نے اس ملک کو اپنا ملک سمجھا اور اس ملک کی مخلوق کو اللہ کی مخلوق سمجھا' مخلوق اللہ کا کنبہ ہے' اس کو ڈوبنے سے بچانے کی کوشش کی' اس کو جہنم میں جانے سے روکنے کی کوشش کی' اس کو آپس میں لڑنے' ایک دوسرے کا دشمن بننے سے بچانے کی کوشش کی' اللہ کا پیغام پہنچایا' اس کو انسان بنانے کی کوشش کی' اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ محبوب بن گئے' ہر دلعزیز بن گئے' آنکھوں کا تارا بن گئے۔

(جاری ہے)

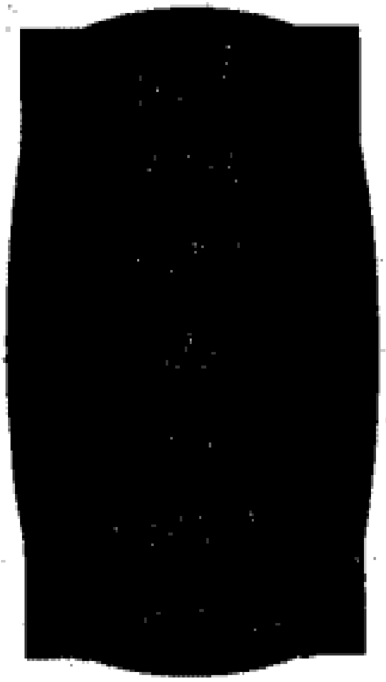

مساجد کے لئے خاص رعایت

جبار کارپٹس

پتہ:

این آر ایونیو' نزد حیدری پوسٹ آفس بلاک "جی" برکات حیدری' ناظم آباد

فون: 6646888-6647655 فیکس: 0921-21-5671503

E-mail :jabbarcarpet@cyber.net.pk

عالمِ اسلام اور میڈیا

عمران اللہ قاسمی

یہ بات انسان کی سرشت میں شامل ہے کہ وہ ایک دوسرے کے حالات اور پیش آمدہ واقعات سے باخبر رہنا چاہتا ہے' اسی وجہ سے روز اول سے باہمی خبروں کی منتقلی کا سلسلہ جاری ہے۔ البتہ ابتدائی دور میں خبروں کا تبادلہ صرف زبانی طور پر ہوتا تھا' پھر زمانہ کی ترقی کے ساتھ ساتھ اس سلسلہ میں تبدیلی آتی رہی' بعد کے زمانہ میں جب ماحول نے ترقی وتہذیب کا لبادہ اوڑھ لیا تو پھر یہ سلسلہ کاغذات کی پشت پر سوار ہوکر اخبارات ورسائل کی صورت اختیار کر گیا اور پھر دور جدید کی ترقی نے اس میں ریڈیو اور ٹیلیویژن وغیرہ کا بھی اضافہ کردیا' اس کے لئے باضابطہ اسٹیشن اور نیوز ایجنسیوں کا قیام عمل میں آیا اور حکومتوں کی توجہ کی بدولت آج کل تو یہ شعبہ دن رات ترقی کی طرف گامزن ہے اور ایسی زبردست قوت بن چکا ہے جس نے دیگر بہت سی قوتوں کو مات دے دی اور اپنے ہر کمال کا لوہا منوالیا ہے' اسی مواصلاتی نظام کو دور جدید میں میڈیا کا نام دے دیا گیا ہے۔

میڈیا کا تعارف:

میڈیا انگلش زبان کا لفظ ہے جس کے اصلی معنی واسطہ کے ہوتے ہیں' جو چیزیں حادثہ یا واقعہ کی خبر کو ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچانے میں واسطہ کا کام دیتی ہیں' آج کے دور میں کثرت سے ان پر میڈیا کا اطلاق ہونے لگا' اسی وجہ سے جب بھی میڈیا کا لفظ بولا جاتا ہے تو اس سے ذرائع ابلاغ اور خبر رسانی کے اسباب ووسائل ہی مراد ہوتے ہیں۔

یہ حقیقت ہے کہ اس دور میں میڈیا کی بڑی اہمیت ہے' جس نے ہر انسان کو دور دراز رہنے والے اپنے متعلقین سے انتہائی قریب کردیا' عالم انسانی کے ایک گوشہ سے اڑی خبر آن کے آن میں پورے عالم میں پھیل جاتی ہے' قدرتی آفات' زمینی حوادث' سیاسی اکھاڑ پچھاڑ اور کھیل وتفریح کا کوئی بھی چھوٹے سے چھوٹا یا بڑے سے بڑا واقعہ کائنات میں رونما ہوتا ہے تو آناً فاناً ساری دنیا میں پھیل جاتا ہے' جدید دور کی ترقی کی بدولت آج کل میڈیا نے ایک سہولت یہ بھی پیدا کردی ہے کہ آپ اس کے ذریعہ اپنے نظریات وخیالات کو پوری دنیا میں عام کرسکتے ہیں' ملکی اور عالمی پیمانے پر جب اور جس وقت آپ چاہیں آسانی سے من پسند فضا قائم کرسکتے ہیں' یہی وجہ ہے کہ مغربی اقوام نے جب دنیا پر غلبہ حاصل کرنے کا خواب دیکھا تو سونے کے ذخائر پر قبضہ کو مرکزی اور بنیادی اہمیت دینے کے بعد دوسرا درجہ انہوں نے میڈیا کو دیا' پھر میڈیا کے سرکش گھوڑے پر سوار ہوکر اس کی باگ ڈور کو اپنے قابو میں کرکے دنیا کے ذہن وفکر اور دماغ پر حکمرانی کرنے میں وہ کامیاب ہوگئے۔

مغربی میڈیا کی یلغار:

میڈیا کی اصل غرض اور منشاء تو صرف خبر رسانی اور عوام کو دنیوی واقعات وحالات سے باخبر کرنا ہے لیکن جو طبقہ اس زمانہ میں اپنی چالاکیوں اور عیاریوں سے میڈیا پر قابض ہوگیا ہے' اس نے اپنے دیرینہ منصوبہ "نئے عالمی نظام" کی تکمیل کی راہ میں روڑہ بننے والے عوام کی دماغی تطہیر کے لئے اس کا استعمال شروع کردیا ہے' انہوں نے ایک طرف تو کثیر خبروں کی اشاعت کے ذریعہ ایک انسان کو دوسرے انسان سے قریب کرنے کا فریب دیا تو دوسری طرف بڑی چالاکی سے انسانوں کا رشتہ خدا سے بالکل کاٹ دیا' چنانچہ ٹی وی پر نوع بہ نوع چینلوں کا اجراء' ویڈیو کی رنگا رنگ کیسٹوں اور کمپیوٹری ڈیز کی بھرمار' نیز پرنٹ میڈیا کی کرشماتی فنکاریوں سے مزین رنگ برنگ کے خوشنما مجلات اور باتصویر رسائل واخبارات کی اشاعت' یہ سب وہ چیزیں ہیں جنہوں نے معاشرے میں فحاشی و عریانیت کو فروغ دیا اور لوگوں کو تفریح' لذت اندوزی اور سفلی خواہشات کا اس قدر دلدادہ اور خوگر بنادیا کہ وہ خوب سے خوب تر کی جستجو میں

ساری حدود پھلانگ جانا چاہ رہے ہیں اور یہ سب مغربی میڈیا کی یلغار کے برے نتائج ہیں۔ مغربی میڈیا' ٹی وی' ریڈیو' انٹرنیٹ' اخبارات و رسائل وغیرہ پر مشتمل ہے' ہم سب سے پہلے ٹی وی کا جائزہ لیتے ہیں۔

سینما و ٹیلی ویژن کی یورش:

ٹیلیویژن دور جدید کی وہ خطرناک ایجاد ہے' جس نے میڈیا کی دنیا میں غیر معمولی انقلاب برپا کر دیا' اس ایجاد نے متحرک تصاویر اور آواز دونوں کو استعمال کر کے پوری دنیا کو سمیٹ کر ایک بستی میں تبدیل کر دیا' چنانچہ ٹی وی پر فلموں' ڈراموں' ناچ گانوں' خبروں اور عالمی معلومات پر مشتمل بے شمار پروگرام پیش کئے جاتے ہیں' جن میں سے اکثر پروگرام حیا سوزی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ نیز فلم' ڈرامے اور ناچ گانوں کی شکل میں پیش کئے جانے والے بیشتر پروگرام اسلامی تعلیمات کے منافی ہوتے ہیں اور وہ پروگرام بداخلاقی' فواحش و منکرات کو فروغ دینے والے' تشدد سے بھرپور' اچھی چلتی پھرتی تصویروں کے ذریعہ مشاہدین کے دل و دماغ میں جنسی میلان جگانے اور نہایت چالاکی اور ہوشیاری کے ساتھ چوری' ڈکیتی' عصمت دری' عصمت فروشی کے گر سکھانے والے ہوتے ہیں جن کی وجہ سے مشاہدین میں جنسی بے راہ روی اور آزاد خیالی کا رجحان پیدا ہونے لگتا ہے' قوم کے نوجوان افراد ان تصاویر کے ذریعہ پیش کئے جانے والے فرضی واقعات کو نہ صرف دیکھتے ہیں بلکہ ساتھ ساتھ ان سے عملی سبق بھی لیتے ہیں' جن کے نتیجہ میں وہ شریعت سے آزاد اور بے راہ روی کے دلدادہ 'معاشرے اور سماج کے اصولوں سے بے نیاز ہو جاتے ہیں۔ نیز ان پروگراموں کی وجہ سے عورتوں میں عریانیت' اباحت پسندی اور بدکاری جیسے جرائم پروان چڑھنے لگتے ہیں اور یہ سب مغرب کی دین ہے جو ایک منصوبہ کے تحت اسلامی حلقوں میں عام کی جارہی ہے بلکہ اس کو توپوں اور بندوقوں کے بغیر لڑی جانے والی ایک ایسی جنگ سے تعبیر کر سکتے ہیں جو اہل مغرب نے اسلام کے خلاف عرصہ سے چھیڑ رکھی ہے' گویا میڈیا کے ذریعہ لڑی جانے والی یہ ایک ایسی جنگ ہے جو مغربی استعمار کے قدیم خوابوں کی تعبیر ہے۔ دراصل جب اہل مغرب صلیبی جنگوں میں شکست کھا گئے تو انہوں نے اسلام کے خلاف منصوبہ بندی میں جو مقاصد پیش نظر رکھے تھے اس کی طرف صراحت کے ساتھ اشارہ کرتے ہوئے امریکن کیتھولک چرچ کی ایک انجمن کے صدر ''مارشل بولڈاون'' نے اپنی ایک تقریر میں جو انہوں نے انجمن کے دوسرے سالانہ اجلاس میں ۱۹۴۱ء میں کی تھی' اس میں صراحت کے ساتھ کہا تھا:

> ''مغرب اسلام کو صرف موجودہ تمدن کے لئے ہی خطرناک تصور نہیں کرتا۔ بلکہ عالم مسیحیت اور عیسائی فرقوں کی کم از کم ہزار سال سے اس کے ساتھ نبرد آزمائی چلی آرہی ہے اور یہ جنگ برابر جاری رہے گی۔''
>
> (مغربی میڈیا اور اس کے اثرات)

چنانچہ مغرب کی یہ جنگ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف پہلے علم و ادب کے راستہ سے جاری تھی' اب ایک صدی سے اس جنگ کو میڈیا کے ذریعہ گھر گھر پہنچا دیا گیا ہے' فلم کا وسیع پردۂ سیمیں اور ٹیلیویژن کا ماحول اس بات کے ضامن ہیں کہ امریکی افکار و مقاصد کو زیادہ وسیع پیمانے پر لوگوں کے دل و دماغ میں راسخ کر دیا جائے اور اپنے اس مقصد میں وہ بڑی حد تک کامیاب ہیں' نیز مغربی میڈیا کبھی بھی اسلام اور مسلمانوں کے خلاف کسی واقعہ کو پیش کرنے میں چشم پوشی تو دور کی بات سہل پسندی سے بھی کام نہیں لیتا' چنانچہ دن رات بغیر کسی توقف کے کروڑوں ڈالر کے صرفے سے مختلف طریقوں سے ایسی فلمیں تیار کی جارہی ہیں جس میں دین اسلام اور مسلمانوں کو اصل نشانہ بنایا جارہا ہے اور کثیر آبادی والے اسلامی ممالک میں اس طرح کے فلمی سلسلہ کو خوب ترقی دی جارہی ہے' چنانچہ مصر میں ۱۹۲۶ء سے ۱۹۴۷ء تک دو بھائیوں نے ستر کے قریب ایسی فلمیں تیار کیں جن میں فحاشی اور عریانیت کے ساتھ ساتھ اسلامی تعلیمات اور اسلامی شخصیات کے خلاف ایسا زہر تھا' جس نے نئی نسل کے دل و دماغ کو غیر معمولی حد تک مسموم کر دیا' اسلام اور اس کی تعلیمات و شخصیات سے نفرت پیدا کر دی' اسلام کے خلاف مغربی استعمار کی سازشیں ڈھکی چھپی نہیں ہیں' بلکہ اہل مغرب کسی بھی معاشرے پر غلبہ پانے کے لئے بے حیائی اور فحاشی کے میدان میں کسی سے کمتر ثابت نہیں ہوئے ہیں' چنانچہ افغانستان میں حکومت طالبان کے سقوط کے بعد امریکا نے خشک روٹیوں' زخمیوں' مجبوروں کے لئے دواؤں کی فراہمی سے قبل کابل کے بازاروں' اس کے گلی کوچوں کو فحش فلمی گانوں' ویڈیو کیسٹوں' شہوت رانی پر اکسانے والی مغربی رقاصاؤں اور اس طرح کے بے شمار حیا سوزی کے مظاہرے سے چوبیس گھنٹہ میں بھر دیا تھا' ظاہر ہے کہ یہ سب کچھ اس لئے کیا تھا تاکہ ایک مذہب پرست' دیندار اور روایت شناس معاشرے کو نیست و نابود کر دیا جائے۔ یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ امریکا اور اس

کے حلیف ممالک کی یہ کوشش صرف افغانستان ہی میں وجود پذیر نہیں ہوئیں بلکہ اہل مغرب اس طرح کے موقع پر کوتاہ دستی سے کبھی کام نہیں لیتے‘ یہاں کی اسلام اور مسلمانوں کے خلاف زبردست کاوشیں ہیں جن کے نتیجہ میں نام نہاد مسلمانوں میں ایک خاصی تعداد میں ان کو ایسے پٹھو مل گئے ہیں جو مسلمانوں کے دین وایمان کو بھسم کردینے کی خاطر تیار کئے ہوئے‘ اس زہر کو ڈالر اور پونڈ دے کر منگواتے ہیں اور اپنے مسلمان ہم وطنوں اور دینی بھائیوں کے حلق میں زبردستی انڈیلتے ہیں۔ اس انکشاف سے آپ کو حیرت ہوگی کہ بارہ اسلامی ممالک ایسے ہیں جو پچاس فیصد ٹی وی‘ ریڈیو کے فلمی اور دیگر پروگرام مغربی ملکوں سے درآمد کرتے ہیں۔ مصر میں ۸۵ فیصد امریکی فلمیں پیش کی جاتی ہیں۔ عرب امارات میں ۷۷ فیصد‘ تیونس میں ۷۸ فیصد‘ الجزائر میں ۷۹ فیصد‘ مراکش میں ۸۲ فیصد امریکی فلمیں پیش کی جاتی ہیں اور سعودی عرب میں ہر ماہ ستر ہزار سے اسی ہزار تک امریکا اور جاپان سے تیار کئے ہوئے ویڈیو اور آڈیو کیسٹ فروخت ہوتے ہیں۔ یہ بات بھی یاد رہنی چاہئے کہ یہ رپورٹ آج سے تقریباً پانچ چھ سال قبل کی ہے‘ لہٰذا وقت کی رفتار کے ساتھ ساتھ اس کی فروختگی میں اضافہ بالکل یقینی ہے نیز مصر سے شائع ہونے والے روزنامہ ”الاہرام“ کے ۱۳/ستمبر۱۹۸۴ء کے شمارے میں عالم عربی اور فرانس میں ٹیلیویژن اور ویڈیو کیسٹ کی موجودگی کا جائزہ اور اس کے موازنے کی رپورٹ انتہائی حیرت انگیز ہے۔ رپورٹ میں ہے کہ فرانس میں ہر ایک ہزار شخص پر صرف دس وی سی آر سیٹ کا تناسب بنتا ہے اور اس کے بالمقابل کویت میں ہر ہزار افراد پر چار سو نوے وی سی آر سیٹ کا تناسب بنتا ہے جب کہ سعودی عرب میں ہر ہزار پر یہ تناسب سات سو پچاسی وی سی آر کے حساب سے بنتا ہے‘ نیز ایک دوسرے سروے کے مطابق یہ تناسب ۱۹۹۵ء میں سو فیصدی ہوگیا ہے۔ عالم اسلام پر مغربی طاقتوں کی میڈیا کے ذریعہ یورش اور عربوں کو اس کا گرویدہ بنانے میں مغربی سازشوں کا یہ ایک مختصر سا جائزہ ہے‘ ورنہ تفصیل کے لئے دفاتر ناکافی ہوں گے‘ البتہ یہ مختصر رپورٹ ہی دشمنان اسلام کی سازشوں کا پردہ چاک کردینے کے لئے کافی ہے۔

انٹرنیٹ کی گل کاریاں:

میڈیا کے ضمن میں انٹرنیٹ بھی ایک قابل ذکر چیز ہے جس کا بٹن دباتے ہی آپ فحش و غلاظت سے بھرپور عریاں سے عریاں ترین دنیا کا نظارہ کرسکتے ہیں‘ یہ انٹرنیٹ کیا ہے؟ یہ کمپیوٹر کا ایک ایسا سیٹ ہے جس کے ذریعہ اوپٹک فائبر ٹیلی ویژن اور مصنوعی سیاروں کے ذریعہ ہم ایک دوسرے سے بات چیت کرسکتے ہیں‘ رابطہ بناسکتے ہیں‘ گویا کہ یہ دنیا بھر میں پھیلے ہوئے نیٹ ورک کا کام کرتا ہے جس کے ذریعہ آپ ہر قسم کی معلومات حاصل کرسکتے ہیں‘ نیز انٹرنیٹ سے وابستہ ہر آدمی اس پر اپنے نظریات و احساسات اور اپنی فکر کو دوسرے کے سامنے رکھ سکتا ہے اور آج کل اس مقصد کے لئے انٹرنیٹ کا استعمال ایک عام بات بن گئی ہے‘ اسی وجہ سے کالجوں‘ یونیورسٹیوں‘ لائبریوں اور مارکیٹوں میں استعمال اور اس کی ضرورت اور مانگ بڑھتی جارہی ہے اور کثیر تعداد میں ہر روز لوگ اس سے وابستہ ہورہے ہیں‘ چنانچہ اس موقع سے اسلام دشمن طاقتیں فائدہ اٹھارہی ہیں‘ آج کل اسلام مخالف طاقتیں اس انٹرنیٹ کو اسلام اور مسلمانوں کے خلاف استعمال کررہی ہیں‘ اس کا صاف اندازہ اس بات سے ہوتا ہے کہ اس وقت انٹرنیٹ پر کم وبیش ساڑھے چار لاکھ سے زائد مذہبی ویب سائٹ ہیں ان میں سے کم وبیش دو لاکھ صرف عیسائیوں کے قبضہ میں ہیں‘ جن کے ذریعہ وہ عیسائیت کی معلومات اور تبلیغ کا کام کرتے ہیں‘ ان کے علاوہ دشمنان اسلام نے اسلام کے خلاف بڑی ہوشیاری سے نفرت انگیز مہم چھیڑ رکھی ہے۔

الازہر کے سینٹر اسلامک اکانومی کے ڈائریکٹر جنرل کا بیان ہے کہ اب تک انٹرنیٹ پر ایسے ستائیس پروگرام کا پتہ چلا ہے جو اسلام اور مسلمانوں کے خلاف غلط فہمیاں پھیلا رہے ہیں۔

(نوجوان تباہی کے دہانے پر‘ص:۲۱۵)

اخبارات کی غلط بیانی اور فحش کاری:

میڈیا کے ضمن میں ایک اہم چیز اخبارات و رسائل بھی ہیں‘ حیرت اور افسوس کی بات یہ ہے کہ آج کل اخبارات کی دنیا پر یہودی ساہوکاروں کی اجارہ داری ہے اور وہ ان کے ذریعہ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف پروپیگنڈہ کرتے ہیں‘ چنانچہ وہ مسلمانوں میں ہی کچھ ایسے افراد فراہم کرلیتے ہیں جو ان کے آلہ کار بن کر میدان صحافت میں اسلام اور مسلمانوں کے خلاف خوب گل کھلاتے ہیں۔ چنانچہ عرب ممالک میں الہلال اور الاہرام کے تعاون سے مغربی افکار و اقتدار کی ترجمانی کرنے والوں کی ایک ایسی کھیپ موجود ہے جو نئی نسل کے ذہن و دماغ کو مسموم کرنے کی بھرپور کوشش میں رہتے ہیں اور کج الفکر داعیوں‘ دینی تحریکوں اور ان کے علمبرداروں کے خلاف زہر افشانی کی مہم چھیڑے رہتے ہیں۔ نیز اپنی تحریرات میں ضبط وتولید‘ جنسی اباحت‘ عورتوں کو کھلی آزادی

اور رقاصاؤں اور مغنیاؤں اداکاروں کی تقاریب و ہمت افزائی کے علاوہ فحش کہانیوں مع عریاں تصاویر اور بے تحقیق سوالات کے ساتھ نوجوان نسل کے ذہن میں اسلام کے تئیں شکوک وشبہات پیدا کرتے رہتے ہیں' چنانچہ بعض رسائل اور اخبارات کا اجراء ہی صرف اسلام مخالف فضا تیار کرنے کے مقصد سے ہوتا ہے' نیز ناجائز جنسی تعلقات کی وکالت وحمایت اور عورت سے وابستہ اخلاقی اقدار کو پامال کرنے والے رسائل کی کثرت بھی لمحہ فکریہ ہے' چنانچہ دنیا کی مختلف زبانوں میں شائع ہونے والے رسائل کی ایک بڑی تعداد پورے انسانی معاشرے کو جنسی بے راہ روی اور فحاشی کے سمندر میں ڈبونے میں لگی ہے تعجب اور حیرت اس بات پر ہے کہ اس طرح کے تمام رسائل کو اپنی تمام تر عریانیت اور فحاشی کے باوجود رجسٹرار نیوز پیپر کی طرف سے رجسٹریشن حاصل ہے۔

اس مختصر سے تجزیہ سے یہ پتہ لگا کہ یہودی میڈیا پر قابض ہو کر کس طریقہ سے اپنے مقاصد کے حصول کے لئے اس کا استعمال کر رہے ہیں' یہاں تک کہ ہمارے گھروں اور آنکھوں تک میں گھس آئے اور اسلام پر حملہ آور ہیں' لہٰذا ان کی سازشوں اور دقیقہ سنجیوں کو سمجھنے کی ضرورت ہے تاکہ ان کے پیدا کردہ شکوک وشبہات کا آسانی ازالہ ہو سکے اور امت کے قائدین کے لئے ضروری ہے کہ وہ خیر خواہانہ اور ہمدردانہ جذبہ کے ساتھ آپس میں مل کر ایک ایسی مناسب حکمت عملی تیار کریں جس کی بدولت اہل اسلام مغربی میڈیا کی یلغار سے بچ سکیں اور ایمان وعمل پر گامزن رہیں۔

☆☆..................☆☆

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز

دکان نمبر N-91 صرافہ بازار میٹھادر کراچی

فون:745573

HB ®

TRUSTABLE MARK

Hameed ® BROS JEWELLERS

3, Mohan Tarrace Sharhah-e-iraq Saddar Karachi. Code: 74400

Phone : 5675454, 5215551 Fax : (092-21) -5671503

پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ اور بیرسٹر ظہور بٹ

۳۱/دسمبر ۲۰۰۴ء کی آخری تاریخ تھی جہاں اس سال بیتے ہوئے دیگر واقعات ذہن کو تہہ و بالا کر رہے تھے اور ذہن کو شدید صدمات کا سامنا تھا نہ جانے کیا کیا ہم پر بیت چکا تھا اور کیا ہونے والا تھا سو دیکھنے والے سب کچھ دیکھ چکے تھے اچانک معروف قومی اردو اخبار نوائے وقت اسلام آباد کے ادارتی صفحہ پر ایک مضمون بعنوان "پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ" جو کہ لندن سے بیرسٹر ظہور بٹ کی تحریر تھی نظر سے گزرا دل میں کھٹکا پیدا ہوا کہ لندن میں بیٹھ کر ان صاحب نے نہ جانے کیا گل کھلائے ہوں گے؟ ذرا پڑھ لیا جائے بیرسٹر ظہور بٹ نے پہلے تو اپوزیشن کی خبر لی اور پھر بقیہ نصف مضمون میں بڑے عجیب و غریب دلائل کے ذریعہ پاکستان میں نئے جاری ہونے والے مشین ریڈایبل پاسپورٹ میں مذہب کے خانے کے متعلق یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ یہ شور شرابا چند لوگ بلا ضرورت مچائے جا رہے ہیں حالانکہ اس چیز کی کوئی ضرورت ہی نہیں۔

۱۸/دسمبر ۲۰۰۴ء کو اسلام آباد میں آل پارٹیز ختم نبوت کانفرنس میں بحیثیت ایک صحافی شرکت کا موقع ملا۔ یہ کانفرنس مکمل طور پر اس سنگین مسئلے کے متعلق منعقد ہوئی تھی۔ کانفرنس میں جہاں کثیر تعداد میں دینی و سیاسی جماعتوں نے شرکت کر کے پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کی بحالی پر زور دیا تھا اور متفقہ طور پر جدوجہد کے لئے لائحہ عمل مرتب کیا تھا وہاں صحافی برادری نے بھی اس مسئلے کے حل کے لئے ہر ممکن تعاون کا یقین دلایا تھا میں اسی نظریہ اور اسی عہد کے تحت فاضل مضمون نگار بیرسٹر ظہور بٹ کی گزارشات کا تنقید برائے تنقید کے بجائے جناب کے ریکارڈ کی درستگی کے لئے چند سطور تنقید برائے تعمیر کے حوالے سے قلمبند کرنا چاہتا ہوں۔

ہمیں یہ مسئلہ سمجھنے کے لئے وقت کی گھڑی کو گھما کر تقریباً تین عشرے پیچھے جانا ہوگا۔ نبوت کے جھوٹے مدعی مرزا غلام احمد قادیانی کہ جو امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا منکر ہے اور اس کی ذریت جو اپنے آپ کو احمدی یا قادیانی کہتی ہے انہیں پاکستان کی

حفیظ اللہ عثمانی

قومی اسمبلی نے ۱۹۷۴ء میں دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا تھا ان کی ریشہ دوانیوں اور حرمین شریفین کو اس ناپاک تھیلے سے دور رکھنے کے لئے اکابر علماء نے بڑی جدوجہد کی تھی۔ محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمہ اللہ نے قادیانیوں کا حرم میں داخلہ بند کرانے کے لئے سعودی حکمران شاہ فیصل مرحوم سے متعدد ملاقاتیں کی تھیں اور بالآخر سعودی حکمران نے اس فتنہ کے بد باطن کردار کو تسلیم کرتے ہوئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو پہلے پہل یہ اختیار دیا تھا کہ جس شخص کے متعلق حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمہ اللہ کے لیٹر پیڈ پر لکھا ہوا آ جائے کہ یہ شخص قادیانی ہے اس کا ویزہ سعودی سفارت خانے سے جاری نہیں کیا جاتا تھا یہاں تک بھی ہوا کہ ایک چالاک قادیانی بحری جہاز کے ذریعے حرم روانہ ہوا اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابر کو معلوم ہو گیا تو فوری اقدام اٹھایا گیا جس کی بناء پر اس قادیانی کو جہاز سے اترنے کے ساتھ ہی فوراً واپس بھیج دیا گیا۔

بعد ازاں پاکستانی پاسپورٹ میں مذہب کے خانے کا اضافہ کیا گیا جس کے ذریعہ قادیانیوں کے حرمین شریفین کی حدود میں داخلے کو روکنے کا مکمل انتظام ہوا اور یہ اسلامیان پاکستان کا دیرینہ مطالبہ تھا جس کو پورا کر کے حکومت نے اپنا فرض منصبی ادا کیا۔

گزشتہ دنوں پچیس سال سے پاسپورٹ میں شامل مذہب کے خانے کو حذف کر دیا گیا۔ اس پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کی بحالی کے لئے صدر پاکستان اور وزیر اعظم شوکت عزیز سے ایک دردمندانہ اپیل بھی کی تھی جس میں کہا گیا تھا کہ پاکستانی پاسپورٹ میں عرصہ پچیس سال سے مذہب کا خانہ موجود تھا' یہ قادیانیوں اور مسلمانوں میں تمیز کے لئے جہاں قانونی تقاضے کی تکمیل تھی' وہاں اس کے ذریعہ قادیانیوں کے حرمین شریفین میں دھوکہ دہی سے داخلہ کی قانونی دستاویزی روک تھام ہوتی تھی۔ اب

مشین ریڈ ایبل پاسپورٹ سے مذہب کا خانہ حذف کر کے اسلامیان پاکستان کو گہری تشویش میں مبتلا کر دیا گیا ہے اور اس کے لئے بیوروکریسی نے وفاقی وزیر داخلہ کو گرد جھاڑنے کے اس عمل پر لگا دیا ہے کہ بین الاقوامی معیار کے پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کی ضرورت نہیں' لیکن وہ یہ بھول گئے کہ قادیانیت کا مسئلہ پاکستان کا مسئلہ ہے' پاکستان کی پارلیمنٹ نے متفقہ طور پر ان کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا ہے' یہ مفکر پاکستان علامہ اقبال مرحوم کے مطالبہ کی تکمیل تھی' نیز یہ کہ بین الاقوامی معیار پر پورا اترنے کے لئے پاکستان کی تمیز اور فرق کو خیر باد کہنا کیوں ضروری ہے؟

☆...... سعودی عرب کے پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کے نہ ہونے کا بہانہ تراشتے وقت اس بات کو نظر انداز کر دیا گیا کہ سعودی عرب کے شناختی کارڈ اور اقامہ کارڈ میں مذہب کا خانہ واضح طور پر موجود ہے۔

☆...... یہ سب بہانے اور قوم کو دھوکہ میں رکھنے کا عمل ہے' جو قادیانی لابی کی لابنگ اور ان کے عزائم کا آئینہ دار ہے۔ آپ سے استدعا ہے کہ مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس سے محبت' سامراجی فتنہ منکرین ختم نبوت کے ہاتھوں امت مسلمہ کی زبوں حالی کی گزشتہ تاریخ پر نظر فرما کر فوری حکم جاری فرمائیں کہ پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال کیا جائے' جن افراد نے مذہب کے خانہ کو حذف کرنے کی سازش کا تانا بانا تیار کیا ان کے خلاف ایکشن لیا جائے اور بغیر خانہ مذہب کے جو پاسپورٹ تیار یا جاری ہوئے انہیں کینسل کیا جائے۔

مذکورہ بالا اپیل میں مسئلہ کی وضاحت اچھے انداز میں کی گئی جو کہ سمجھنے والوں کے لئے کافی ہے۔

بیرسٹر ظہور بٹ اس مسئلہ کے بارے میں کچھ اس طرح رقم طراز ہیں کہ میں کئی ایک ممالک کے پاسپورٹ دیکھ چکا ہوں اور انہیں دیکھنے کی وجہ برطانیہ میں امیگریشن کے قوانین میں میری وکالت ہے۔ موصوف کا تجربہ بجا اور ہم کہیں گے کہ ہمارے علم میں اضافہ کیا' سو شکریہ کے مستحق ہیں' لیکن موصوف کو یہ خیال نہ رہا کہ دنیا میں دو ہی ممالک نظریات پر بنے ہیں' ایک کو پاکستان کہا جاتا ہے اور دوسرے کو اسرائیل' جسے نہ ہم تسلیم کرتے ہیں اور نہ وہ ہمیں برداشت کرتا ہے۔ پھر جب نظریات کی ضرورت نہیں تھی تو کیا ہمارے اکابر کی قربانیاں غلط تھیں یا پاکستان کے لئے جدوجہد؟ اپنے مذہب کے دیگر مذاہب سے الگ ہونے کا اعلان ہی تو ہم نے الگ مملکت کا مطالبہ کر کے کیا تھا یقیناً تقسیم کے موقع کے وہ ناقابل فراموش اور دل سوز واقعات آج بھی خنجر بن کے قلب میں پیوست ہوتے ہیں اور ان واقعات کے پڑھنے سے انسانی جسم کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

جہاں تک یہ دلیل ہے کہ آپ سے کسی دوسرے ملک کو کیا غرض کہ آپ کون ہیں؟ دیکھنا تو یہ چاہئے کہ مسلمان کی ایک انفرادی شان ہے اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہونے پر اپنے آپ کو باوقار سمجھتا ہے اور اس پر فخر کرتا ہے' تو بھلا اس میں کیا حرج ہے کہ مسلمان اپنے تشخص کا اظہار کرے اور غیر مسلم کے لئے تو کوئی بات ہی نہیں اور مسئلہ ہی نہیں' باقی جب انہیں ان چیزوں سے غرض ہی نہیں تو اس کے شامل ہونے یا نہ ہونے سے ان پر کیا فرق پڑے گا؟ ہاں فرق صرف ان پر ظاہر ہوگا جو کہ ختم نبوت پر ڈاکہ ڈالتے ہیں۔ بیرسٹر موصوف نے پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ نہ ہونے پر اسلام کو کیا خطرہ ہے؟ کا سوال اٹھایا ہے' اس کا جواب یہ ہے کہ ہمارے لئے مقدس ترین انعام حرمین شریفین ہے اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حدود حرم میں غیر مسلم کا داخلہ ممنوع قرار دیا ہے۔ آخر ایسے قدموں کو روکنا اسلامی مملکت ہی کی ذمہ داری ہوتی ہے اور یہ ناممکن ہے کہ قادیانیوں کو حرمین شریفین میں داخل ہونے کا موقع ملے اور وہ سادہ لوح مسلمانوں کے عقائد پر ڈاکہ زن نہ ہوں اور مقامات مقدسہ کا تقدس پامال نہ کریں' اس لئے ان کے حرمین میں داخلہ کو روکنے سے اسلام اور اہلیان اسلام کو امن نصیب ہوتا ہے۔

بیرسٹر موصوف نے دیگر اسلامی ممالک کی بات کی کہ وہاں پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ موجود نہیں تو موصوف کی خدمت میں گزارش ہے کہ بدقسمتی سے اس فتنے کا گڑھ پاکستان ہے اور قادیانی اس خطے میں اپنے مذموم عزائم کی تکمیل کے لئے آباد ہیں' اس لئے ان کی غیر قانونی سرگرمیوں کی روک تھام کی زیادہ ذمہ داری پاکستان ہی پر عائد ہوتی ہے اور یہ مسلمانوں کا فرض ہے۔ موصوف نے اپنے نقطہ نظر کے بیان سے قبل اپنے آپ کو پچانوے فیصد خاموش اکثریت میں سے ظاہر کیا ہے۔ ہم گمان کرتے ہیں کہ موصوف دیار غیر میں بستے ہیں' اس لئے اصل صورتحال سے نابلد ہیں' اس لئے یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ پاکستان کی پچانوے فیصد آبادی بیک آواز ہو کر پاسپورٹ میں مذہب کے خانے کی بحالی کا فیصلہ دے چکی ہے اور ہم یہ بھی سمجھتے ہیں کہ حکمرانوں میں بھی اکثریت عوام کے اس فیصلے کی حامی ہے لیکن وہ لابی جس کے سر پر بیرونی طاقتوں کا ہاتھ ہے وہ حکمرانوں کو اس کام سے روک رہی ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ بیرسٹر موصوف اپنا ریکارڈ درست کر لیں گے اور کسی غلط فیصلے کو اپنی دینی حمیت پر غالب نہیں آنے دیں گے۔ ☆

عُلماء اور حُکام

مولانا محمد اکرم طوفانی

علم بڑی دولت ہے' علم سے بڑھ کر کوئی دولت نہیں ہے۔ علم جو بھی ہے فائدہ دیتا ہے' خصوصاً علم دین ایک ایسی نعمت عظمیٰ ہے جس کا کوئی ثانی نہیں' لیکن علم دین کے کچھ تقاضے ہیں' اگر اہل علم ان تقاضوں کو نظر انداز کریں گے تو یہ علم ان کے لئے وبال جان بن جائے گا۔ خصوصاً اس پُرفتن دور میں علماء پر پہلے سے کئی گنا زیادہ ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ ان ذمہ داریوں کی ادائیگی میں تھوڑی سی بھی غفلت اہل علم کے لئے وبال جان بن سکتی ہے۔ ذیل میں چند احادیث اور اقوال صحابہ پیش کئے جاتے ہیں جن سے بآسانی سمجھ میں آسکتا ہے کہ اہل علم پر کس قدر بھاری ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں اور خصوصاً حکام سے ذاتی رابطہ اور حق بات کے اظہار سے گریز اور خاموشی نے مسجد میں آنے والے نمازیوں کی کس قدر حق تلفی کی ہے۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صحراء میں رہنے والا اجڈ ہوتا ہے' شکار کے پیچھے پڑ جانے والا غافل ہو جاتا ہے' حکام کے دروازوں پر چکر کاٹنے والا فتنے کا نشان بن جاتا ہے۔

ام المومنین حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ تم پر بادشاہوں کی حکومت ہوگی' وہ اچھے بُرے ہر طرح کے کام کریں گے۔ ان کی برائیوں پر جو اعتراض کرے گا' خدا کے حضور بری الذمہ ٹھہرے گا اور جو خاموشی اختیار کرے گا مگر دل میں ان کو بُرا سمجھے گا وہ بھی بچ جائے گا لیکن جو ان سے راضی ہوگا اور ان کے پیچھے گھر جائے گا تو خدا اسے معاف نہیں کرے گا۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: ہم ان کو قتل نہ کر ڈالیں؟ فرمایا: نہیں' جب تک نماز پڑھیں۔

ایوب سختیانی کا بیان ہے کہ ابو قلابہؒ نے مجھ سے کہا: ایوب! میں تجھے تین نصیحتیں کرتا ہوں:

۱:...... بادشاہوں کی ڈیوڑھی پر نہ جانا۔

۲:...... خودغرضوں کی صحبت میں نہ بیٹھنا۔

۳:...... اپنی دکان سے کام رکھ کیونکہ تونگری بے فکری (اور استغناء) کا نام ہے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ جہنم میں ایک جگہ ہے' جس میں صرف بادشاہوں کی جائز ناجائز ہر طرح کی چاپلوسی کرنے والے ڈالے جائیں گے۔ کہتے ہیں کہ اسماعیل بن علی نے جب تحصیل داری کا منصب قبول کر لیا تو عبداللہ ابن مبارکؒ سے درخواست کی کہ میری امداد کے لئے ایسے اہل علم بھیجئے جو اس کام میں میری مدد کریں' عبداللہ بن مبارکؒ نے جواب میں چند اشعار لکھ بھیجے جن کا ترجمہ یہ ہے: علم کو باز بنا کر غریبوں کا مال شکار کرنے والے' دنیا اور اس کی لذتوں کے لئے تو نے ایسا حیلہ تراشا ہے جو دین کو بھی لے ڈوبے گا' بادشاہوں اور بُرے علماء اور رہبان کے سوا دین کو کس نے بدل ڈالا ہے؟ یہ لوگ سستے داموں بک گئے مگر اس سودے سے کچھ نفع نہ ہوگا...... ایسے لوگ علم سے کچھ فائدہ نہ اٹھا سکے کیونکہ شغل دنیا میں مبتلا ہیں' خدا کو بھول گئے اور دنیا میں کمزور رسیوں کو تھامے ہوئے ہیں۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خبردار! فتنوں کی جگہ کے قریب نہ جانا۔ سوال کیا گیا: فتنوں کی جگہ کون سی ہے؟ فرمایا: شاہی دربار' لوگ وہاں جاتے ہیں' جھوٹے بولتے ہیں' جھوٹی تعریفوں میں حکمرانوں کے لئے زمین آسمان کے قلابے ملا کر ان کو خوش کرتے ہیں۔ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: شاہی ڈیوڑھی پر فتنے اس طرح جمع بیٹھے ہیں جس طرح اونٹ اپنے استھانوں پر جم کر بیٹھے ہیں' قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے! تم ان کی دنیا سے جس قدر پاؤ گے وہ اس سے دگنا تمہارے دین سے لے لیں گے۔ وہب ابن منبہؒ کا قول ہے کہ مال جمع کرنا اور بادشاہوں کی درباری کرنا یہ دونوں باتیں آدمی کی نیکی سے وہی سلوک کرتی ہیں جو دو خونخوار بھوکے بھیڑیے کر سکتے ہیں' اگر بھیڑوں کے ریوڑ میں رات بھر پھرنے کا موقع پالیں۔ انہی سے شاگردوں نے پوچھا کہ آپ پہلے تو ہم کو سچے خواب سنایا کرتے تھے' مگر اب خواب کیوں نہیں دیکھتے؟ کہنے لگے کہ جب سے قاضی بنا ہوں یہ بات باقی نہیں رہی۔

سفیان ثوریؒ فرمایا کرتے تھے کہ ایک زمانہ تھا کہ اخیار و ابرار اٹھتے تھے' حکام اور امراء کو نہی عن

المنکر کرتے تھے اور دوسرے لوگ اپنے گھروں میں دم بخود بیٹھے رہا کرتے تھے' ان کی طرف سے کوئی متوجہ نہ ہوتا تھا' نہ کسی جگہ ان کا ذکر ہوتا تھا' لیکن اب یہ زمانہ آ گیا ہے کہ شریر ترین لوگ بادشاہوں' حکمرانوں کے پاس آتے جاتے ہیں' نیک اور دین دار علماء گھروں میں چپکے بیٹھے ہیں۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں دو قسم کے آدمی ٹھیک رہے تو امت بھی ٹھیک رہے گی: حکام اور علماء۔

فضیل ابن عیاضؒ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اگر ایک مقبول دعا عنایت فرمائے تو ان ظالم حکام کے حق میں صرف کر دیتا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ علماءٗ انبیاء کے وارث ہیں' ان کو ہدایت خلق کی امانت سپرد ہوگئی ہے' لیکن یہ اس وقت تک ہے کہ حکمرانوں سے ربط نہ رکھیں گے اگر ان کے درباروں کا چکر کاٹیں گے تو پھر یہ خیانت کریں گے' تم ان سے پرہیز کرنا اور دور رہنا۔

حضرت قتادہؒ کا قول ہے کہ علماء نمک ہیں اور نمک سے کھانا کا ذائقہ درست ہوتا ہے' جب نمک خود بدمزہ ہو جائے تو اسے کون سی چیز درست کر سکتی ہے؟ حضرت قتادہؒ کہا کرتے تھے کہ بدترین علماء وہ ہیں جو امراء و حکام کے نزدیک ہوتے ہیں اور بدترین حکام و امراء وہ ہیں جو علماء سے دور رہتے ہیں۔

مکحولؒ کہا کرتے تھے کہ جو شخص حدیث اس لئے پڑھے کہ جہلاء سے بحث کرے' علم پر فخر کرے' مخلوق کو اپنی طرف کھینچے' وہ دوزخ میں گرے گا۔

☆☆..........☆☆

تین قادیانیوں کا قبول اسلام

محمد اقبال ولد ولی خان (قوم مسلم شیخ)' محمد اسلم ولد شیر (قوم مسلم شیخ) اور محمد نواز ولد غوث (قوم رانجھا) نے قادیانیت سے تائب ہو کر شبان ختم نبوت ادھرماں کے رہنما محمد بخش کے ہاتھ پر اسلام قبول کر لیا۔ اس موقع پر ان تینوں حضرات نے عقیدۂ ختم نبوت کا اقرار کیا اور مرزا غلام احمد قادیانی کے جھوٹے دعویٰ نبوت کو مسترد کرتے ہوئے قادیانی گروہ سے مکمل لاتعلقی کا اعلان کیا۔ انہوں نے کہا کہ مرزا قادیانی دجال' کافر' مرتد' زندیق اور دائرہ اسلام سے خارج ہے اور قادیانی گروہ بھی اس کی اتباع کرنے کی وجہ سے اسی حکم میں ہے۔ اس موقع پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا محمد اکرم طوفانی نے ان نومسلموں کو قبول اسلام پر مبارکباد دی۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی گروہ اسلام کے نام پر دھوکہ دہی میں مصروف ہے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ قادیانیت کے اصل عقائد واضح ہونے پر مستقبل میں قادیانیوں کی اکثریت مسلمان ہو جائے گی۔

اظہار تعزیت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے معاون حاجی میاں محمد بقضائے الٰہی ۲/جنوری ۲۰۰۵ء بروز اتوار سرگودھا میں انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زعماء و کارکنان مرحوم کے پسماندگان سے اظہار تعزیت کرتے ہیں اور مرحوم کے لئے بلندیٔ درجات کی دعا کرتے ہیں۔ قارئین و کارکنان عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے استدعا کی جاتی ہے کہ حاجی میاں محمد کیلئے ایصال ثواب کا اہتمام کریں۔

اور ہم نے آسمانوں کو زینت دی ستاروں سے
آسمانوں کی زینت ستارے' خواتین کی زینت زیورات
ستارا جیولرز
صرافہ بازار' میٹھادر' کراچی نمبر2 فون:745080

ABDULLAH SATTAR DINA
& SONS JWEELLERS
عبداللہ ستار ڈینا اینڈ سنز جیولرز
Gold, Silver, Sellers & Order Suppliers
Shop: 85,Kundan Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph: 7514972-7531133

اکابر کی یادگار

پاکستان میں حفظ قرآن کی سب سے بڑی تحریک اقرأ روضۃ الاطفال کے نائب مدیر حضرت مولانا مفتی خالد محمود صاحب کے والد گرامی دارالعلوم دیوبند کے فاضل حضرت مولانا عبدالمجید سکھرویؒ انتقال فرماگئے۔ حضرت مولانا عبدالمجید صاحبؒ وفات کے روز اچھے بھلے تھے' دن بھر تعلیمی و تبلیغی کاموں میں حصہ لیتے رہے' مغرب وعشاء کی نمازیں باجماعت مسجد میں ادا کیں' معمول کے مطابق گھر تشریف لائے' بچوں سے ملے' آرام کے لئے اپنے کمرے میں گئے' دس بجے شب آرام کے لئے لیٹے تو آنکھ لگ گئی' پونے گیارہ بجے سینے میں درد کی شکایت شروع ہوئی' حسب معمول خون پتلا کرنے والی گولیاں زبان کے نیچے رکھیں' اس دوران دوبار قضائے حوائج کے لئے خود بخود بغیر سہارا کے اٹھے' لیکن درد بڑھتا گیا' صاحبزادوں نے دوائی دی جو حلق کے اندر نہ جاسکی' دو تین بار زور سے کلمہ طیبہ پڑھا اور اپنے آپ کو رب کے سپرد کیا' صاحبزادوں نے ڈاکٹر کو بلانے کا کہا تو ضرورت نہیں کہہ کر اس سے انکار کردیا' مگر وہ بھاگم بھاگ ڈاکٹر کے پاس گئے' مولانا مرحوم نے ادھر گھر والوں کو کہا کہ بھئی ہمارا وقت آگیا' ذکر اللہ کرتے' کلمہ پڑھتے ہوئے چارپائی پر دراز ہوگئے اور یوں آدھ گھنٹہ عارضہ دل میں مبتلا رہ کر آخرت کو سدھار گئے۔

۲۸/دسمبر ۲۰۰۴ء بروز منگل' سوا گیارہ بجے شب وصال ہوا' اگلے دن حضرت مولانا مفتی خالد محمود صاحب نے جنازہ پڑھایا اور انہیں رحمت حق کے سپرد کردیا گیا۔

حضرت مولانا عبدالمجید صاحبؒ روہتک کے باسی تھے۔ حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ کے شاگرد رشید حضرت مولانا مفتی محمد یونس صاحب تقسیم ہندوستان سے قبل فیصل آباد گئے تھے' حضرت مولانا عبدالمجید صاحبؒ ان کے ہاں خود پڑھتے اور چھوٹے درجہ کے طلباء کو پڑھاتے تھے۔ مظاہر العلوم سہارنپور میں جلالین شریف کے سال پڑھتے رہے' مشکوٰۃ اور دورۂ حدیث کے دو سال انہوں نے برصغیر کی معروف جامعہ دارالعلوم دیوبند میں تعلیم حاصل کی۔ آپ نے دورۂ حدیث شریف شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ' شیخ الادب والفقہ حضرت مولانا اعزاز علیؒ' حضرت مولانا میاں سید اصغر حسینؒ' حضرت مولانا قاری محمد طیب قاسمیؒ' حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ

مولانا اللہ وسایا

حضرت مولانا عبدالخالقؒ سے پڑھا' جیسا کہ ان کی حدیث کی سند پر موجود دستخطوں سے معلوم ہوتا ہے۔ حضرت مولانا عبدالمجید صاحبؒ کے والد گرامی بسلسلہ ملازمت روہتک سے حصار کے قصبہ نوشاد میں آگئے تھے' چنانچہ آپ کی سند پر پتہ نوشاد من مضافات حصار لکھا ہوا ہے۔ آپ کے دورۂ حدیث کے معروف رفقاء وہم درس سابق مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکیؒ' حضرت مولانا عبدالستار تونسوی مدظلہ' حضرت مولانا سلیم اللہ خان مدظلہ اور حضرت مولانا منظور الحق صاحب کبیر والا شامل ہیں۔ یہ ۱۹۴۶ء کا آخر بنتا ہے۔ آپ فراغت کے بعد حصار کے معروف شیخ اور بزرگ حضرت مولانا عبدالصمدؒ کے ہاں کچھ عرصہ تصوف کی تربیت لیتے رہے' اس دوران میں بٹوارہ کے باعث فسادات شروع ہوئے' چنانچہ آپ کے خاندان نے ابتدا میں خیرپور ٹامیوالی ضلع بہاولپور میں آکر رہائش اختیار کی' خیرپور ٹامیوالی میں حضرت مولانا سید غلام محی الدین صاحب' حضرت مولانا اشرف علی تھانوی کے خلیفہ مجاز کے ہاں سلوک کی تربیت حاصل کی' تقریباً دو سال بعد سکھر منتقل ہوگئے۔ حضرت مولانا سید غلام محی الدین کو آپ کے خاندان کا خیرپور چھوڑنا بہت گراں گزرا' سکھر میں آکر ذریعہ معاش کے لئے تجارت کو پیشہ بنایا' امامت وخطابت' درس وتدریس' تعلیم وتبلیغ کا فریضہ فی سبیل اللہ انجام دیتے رہے۔ تمام اولاد کو دین کی تعلیم سے جتنا مقدر تھا بہرہ ور کیا' پورا خاندان صالح' شریف اور تبلیغی خاندان شمار ہوتا ہے۔

آپ نے متعدد بار حج وعمرہ کے سفر کئے' عابد وزاہد انسان تھے۔ شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستیؒ' حضرت مولانا ہالیجویؒ' حضرت مولانا امروٹیؒ' حضرت مولانا عبدالکریم بیر شریف' حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ' مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمودؒ' حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ سے محبت بھرا تعلق تھا۔ جامعہ قاسم العلوم ملتان کی شوریٰ کے رکن تھے' ہر دینی تحریک میں پیش پیش رہے' خوب مجلسی انسان تھے' گھنٹوں بے تکان مربوط گفتگو آپ کی نمایاں شان تھی' دوستوں کے دوست' ہر بزرگ وخورد کو احترام دیتے تھے' یہی وجہ ہے کہ ہر صاحب علم بھی ان کا قدر دان تھا' سکھر میں سفراء کے ساتھ مل کر مخصوص جامعات کی مالی مدد کے لئے لوگوں کو توجہ دلاتے تھے' عمر بھر چین سے نہیں بیٹھے' دن رات اشاعت اسلام کے لئے سعی میں مصروف رہے۔ دفتر ختم نبوت معصوم شاہ مینارہ روڈ سکھر اور جامع مسجد بندر روڈ میں حاضری یومیہ کا معمول تھا' وفات کے دن بھی دونوں مقامات پر تشریف لے گئے' قاری خلیل احمد بندھانی' آغا شاد محمد' مولانا بشیر احمد جیسے بیسیوں اہل حق کے قدر دان و دوست تھے' تھک ہار کر دنیائے فانی سے منہ موڑ گئے اور دنیا کو سونا کر گئے' حق تعالیٰ ان کی قبر کو بقعہ نور بنائیں۔ آمین۔ ☆......☆......☆

حضرت مولانا بشیر احمد خاکیؒ

۱۸/دسمبر کو قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمن کی دعوت پر آل پارٹیز ختم نبوت کانفرنس اسلام آباد میں تھی‘ جس میں ملک بھر کی دینی شخصیات‘ علماء و مشائخ‘ سیاسی و مذہبی جماعتوں کے سربراہوں نے شرکت کی ایسا شاندار اجتماع ہوا کہ ۱۹۵۳ء اور ۱۹۷۴ء کی تحریکات ہائے ختم نبوت کی یاد تازہ ہوگئی۔ اس اجتماع کو دیکھ کر حوصلہ ہوا کہ:

ذرا نم ہو تو یہ مٹی بڑی زرخیز ہے ساقی

۱۹/دسمبر کی شام حضرت مولانا فضل الرحمن دامت برکاتہم سے اجازت لے کر مدرسہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر حاضر ہوا اگلے روز جامعہ عثمانیہ شورکوٹ سے حضرت مولانا بشیر احمد صاحب کے صاحبزادہ نے فون کیا‘ خیر خیریت معلوم کی تو انہوں نے افسوسناک اطلاع دی کہ حضرت مولانا بشیر احمد صاحبؒ کا انتقال ہوگیا۔ اس خبر نے دل و جان کو ہلا کر رکھ دیا‘ بار بار پوچھنے پر یقین کرنا مشکل ہو رہا تھا‘ متذکرہ ختم نبوت کانفرنس اسلام آباد کی خدمت کے حوالے سے فقیر دفتر مرکزیہ سے غیر حاضر رہا‘ اس دوران میں حضرت مولانا مرحوم کے انتقال کا حادثہ رونما ہوگیا‘ جس کی اطلاع نہ ہوسکی‘ اچانک خبر سے دل و دماغ پر جو کیفیت طاری ہوئی بس کچھ نہ پوچھئے معلوم ہوا کہ حضرت مولانا بشیر احمد ۱۵/دسمبر کو شورکوٹ سے گڑھ مہاراجہ کے تبلیغی سفر پر گئے‘ اچھی بھلی طبیعت تھی اچانک بلڈ پریشر کے باعث ابتداء میں فالج کا ابتدائی حملہ ہوا‘ شریان متاثر ہوئی‘ نیم بے ہوشی میں گڑھ مہاراجہ سے نشتر ہسپتال ملتان علاج کے لئے منتقل کیا گیا۔ ۱۶/دسمبر ۲۰۰۴ء بروز جمعرات بعد از دوپہر سوا دو بجے واصل بحق ہوگئے۔ آپ کا جسد خاکی جامعہ عثمانیہ شورکوٹ لایا گیا‘ جنازہ کا شاہانہ استقبال ہوا اگلے روز ۱۷/دسمبر بروز جمعہ دن کے گیارہ بجے جنازہ ہوا‘

مولانا اللہ وسایا

مخدوم العلماء شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ نے نماز جنازہ پڑھائی‘ شورکوٹ کی تاریخ کا تاریخ ساز جنازہ تھا‘ جامعہ کے متصل عام قبرستان میں آسودہ خاک ہوگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت مولانا بشیر احمد صاحبؒ کی عمر ساٹھ سال کے لگ بھگ تھی۔ ۶۶/۱۹۶۵ء میں دارالعلوم کبیروالا سے دورۂ حدیث شریف کیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دارالمبلغین میں ۱۹۶۶ء میں رد قادیانیت پر فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیات صاحبؒ سے کورس پڑھا اس کلاس میں فقیر راقم الحروف کو بھی حضرت مولانا بشیر احمد صاحبؒ کا ہم درس ہونے کا شرف حاصل ہوا:

ما و مجنوں در کتب عشق ہم سبق بودیم

حضرت مولانا بشیر احمد صاحبؒ ۱۹۶۷ء کے اواخر میں دارالعلوم کبیروالا میں تدریس سے وابستہ ہوگئے‘ دارالعلوم کبیروالا کی طرف سے مسجد اوکانوالی شورکوٹ سٹی جمعہ پڑھانے کے لئے گئے تو وہیں کے ہو کر رہ گئے۔ ۱۹۶۹ء میں لاری اڈہ شورکوٹ سٹی میں جامعہ عثمانیہ کی بنیاد رکھی۔ وسیع و عریض قطعہ اراضی پر دیکھتے ہی دیکھتے عمارتوں کا خوبصورت قلعہ کھڑا دیا جو حضرت مولانا مرحوم کے اخلاق اور محنت کا زندہ جاوید ثبوت ہے۔ جامعہ عثمانیہ کی وسیع و عریض جامع مسجد اب تکمیل کے مراحل میں ہے مدرسہ کی غربت کے باعث اینٹ گارا سے ابتدائی عمارت بنائی تھی‘ سیم زدہ علاقہ ہے پچیس سال کے عرصہ میں وہ تعمیر سیم زدہ ہوگئی تو اس کو گرا کر مرحلہ وار کنکریٹ کی عمارتوں کا دو منزلہ منصوبہ بنایا‘ خوبصورت درس گاہیں‘ شاندار رہائش کرنے اساتذہ کی رہائش گاہیں‘ جامعہ ام کلثوم للبنات کی شاندار دیدہ زیب تعمیر سے فارغ ہوئے‘ دارالحدیث تعمیر کیا‘ مسجد کے سامنے دو طرفہ قابل رشک عمارتوں کا کام مکمل ہوگیا‘ ایک طرف کی پرانی عمارت گرا کر نئی

عمارت کے منصوبہ پر کام ہو رہا ہے۔ نورانی قاعدہ سے لے کر دورۂ حدیث شریف تک بنین و بنات کی دونوں جامعات میں تعلیم اور بہت بہتر تعلیم کا سلسلہ شروع ہے' ان اداروں کی تعمیر و ترقی کے لئے انہوں نے اپنا دن رات کا آرام تج کیا' بہت محنتی انسان تھے' سعودی عرب و برطانیہ تک کے اسفار کئے' دھن کے پکے تھے' حق تعالیٰ نے ان پر فتوحات کے دروازے کھول رکھے تھے' ہر اعتبار سے اپنے دونوں اداروں کو انہوں نے بام عروج تک پہنچا دیا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تربیت یافتہ تھے اسی لئے دل و جان سے اس کے قدردان تھے' ہمیشہ اس تعلق کو قائم رکھا۔ ملتان' چناب نگر اور برمنگھم کی ختم نبوت کانفرنسوں میں شرکت ان کے معمولات کا حصہ تھی۔ فقیر راقم الحروف پر بہت مہربان تھے' جب جانا ہوتا تو ذاتی مہمان بناتے' گھر لے جا کر عزت افزائی فرماتے' گرد و نواح کے حلقہ میں قادیانیت کے احتساب کے لئے کمربستہ رہتے' الیکشن میں متعدد بار حصہ لیا اور اپنی سیاسی حیثیت منوائی' عظمت صحابہ کرامؓ کے حوالے سے ان کی خدمات تاریخ کا سنہری حصہ ہیں۔ اس کے لئے متعدد بار انہوں نے قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں' ایک بار کسی جلوس میں شرکاء نے ضلع کے اے سی کے خلاف نعرہ بازی کی' وہ اے سی جامعہ عثمانیہ میں پناہ کی تلاش میں آیا' حضرت مولانا مرحوم نے ایک کمرہ میں اسے پناہ دی' حکومت کی فورس آئی اور اس اے سی کو باعزت طور پر ساتھ لے گئی' لیکن برا ہو بیورو کریسی کا کہ اس نے حضرت مولانا مرحوم کی اس نیکی کو بھی بدی میں تبدیل کر دیا اور حضرت مولانا مرحوم پر اے سی کے اغوا کا پرچہ درج کر دیا' مولانا مرحوم گرفتار ہوئے' اس موقع پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ تھے' حضرت مولانا ظفر احمد قاسم جامعہ خالد بن ولید وہاڑی کے بانی حضرت مولانا بشیر احمدؒ کے قریبی رشتہ دار تھے' حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ اور حضرت مولانا ظفر احمد قاسم نے رات دن ایک کر کے حکومت کو مطمئن کیا' جب کہیں جا کر مولانا بشیر احمد کی رہائی عمل میں آئی۔

حضرت مولانا بشیر احمد صاحبؒ جمعیت علمائے اسلام کے سرکردہ رہنما تھے' وہ ایک مخلص بزرگ' دینی رہنما اور درویش صفت انسان تھے' فقیر راقم الحروف کو برطانیہ اور سعودی عرب میں کئی بار کئی دن تک ان کی رفاقت نصیب رہی' انہیں قریب سے دیکھا' وہ ایک مثالی انسان تھے' عمرہ سے واپسی پر ٹوپیوں کے بنڈل خرید کر لاتے' پوچھنے پر فرماتے کہ سینکڑوں طلباء ہیں' ایک ایک ٹوپی ان کو پیش کرنا میرا معمول ہے' اس سے ان کی طلباء سے محبت بلکہ ان سے بچوں جیسی مروّت کا راز منکشف ہوا' اچھے منتظم تھے' ریا نام کی کوئی چیز ان کے قریب نہ پھٹکی تھی' خوب وقت گزارا' دن رات قال اللہ و قال رسول اللہ کی صداؤں سے علاقہ بھر کو منور کر دیا' ان کے شاگردوں کا بہت بڑا حلقہ ہے' تمام اولاد کو دین کی تعلیم سے بہرہ ور کیا' جو ان کے لئے صدقہ جاریہ ہے' ان کے دونوں جامعات' مسجد' شاگرد اور اولاد تمام گلستان شاد و آباد ہے' خود آخرت کو سدھار گئے' وہ چلتے پھرتے جنتی انسان تھے' خلد نشین ہو گئے' اللہ تعالیٰ ان کی حسنات کو قبول فرمائے اور اپنی شایان شان ان سے اپنی رحمت کا معاملہ فرمائے' انہیں مدتوں زمانہ یاد رکھے گا' بڑے انسان تھے' اس دور میں ان کا وجود بہت غنیمت تھا۔ ☆......☆......☆

مذہب کے خانہ کا پاسپورٹ جاری کیا جائے

اٹک......عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت دنیا بھر میں اسلام اور وطن دشمن قادیانیوں کی منفی سرگرمیوں پر نظر رکھے ہوئے ہیں' انہیں دھوکہ دہی اور چال بازی سے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی اجازت نہیں دیں گے' حکومت نے پاسپورٹ سے مذہب کا خانہ حذف کر کے کروڑوں مسلمانوں کی دل شکنی اور ملک کی نظریاتی اساس اجازت نہیں دیں گے' حکومت نے پاسپورٹ کو دھچکا لگایا ہے' پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ نہ ہونے سے قادیانی اپنی سازشوں کو عملی جامہ پہنچانے اور مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے علاوہ مسلمانوں کے نام پر حرمین شریفین میں داخل ہو جائیں گے' حکومت پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال کرے اور مذہب کے خانہ کے بغیر بنائے گئے پچاس ہزار پاسپورٹ کالعدم کر کے مذہب کے خانہ والے پاسپورٹ کا اجراء کرے۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اٹک کے زیر اہتمام تیئیسویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا اللہ وسایا' مبلغ اسلام مولانا قاری عبدالحیٔ عابد' ضلعی امیر مجلس تحفظ ختم نبوت مولانا سید منظور شاہ' قاری محمد انور شاکر' مولانا عبدالرحمٰن ہزاروی نے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ تلاوت قاری محمد زبیر شاہ اور ہدیہ نعت صفی اللہ بٹ نے پیش کی' قادیانی ہمارے پیارے نبی کریم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن ہیں اور گستاخ ہیں' ان کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کا حکومت کو بھی نوٹس لینا چاہئے' کانفرنس کے اختتام پر ایک قرارداد میں پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ حذف کرنے کی اصل سازش بے نقاب کرتا ہے۔ قادیانیوں کو کلیدی عہدوں سے ہٹانے اور اٹک کے مقامی قادیانیوں کی منفی سرگرمیوں کا نوٹس لینے کا مطالبہ کیا گیا' ایک اور قرارداد میں اٹک کے مقامی خطیب قاری عبدالوحید کی رہائی کا مطالبہ بھی کیا گیا۔

پاسپورٹ سے مذہب کے خانہ کا اخراج

ملک گیر احتجاج کی رپورٹ

اسلام آباد...... اکوڑہ خٹک میں پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ ختم کرنے پر مظاہرین نے احتجاجا تین گھنٹے تک جی ٹی روڈ کو بلاک کیا۔ جی یو آئی کے سینئر نائب صدر و ممبر قومی اسمبلی مولانا حامد الحق حقانی کی قیادت میں نماز ظہر کے بعد احتجاجی جلوس نکلا۔ ٹاؤن کونسل کے سامنے مظاہرین نے جی ٹی روڈ کو بلاک کیا۔ نماز ظہر سے نماز مغرب تک مظاہرین سے جے یو آئی کے سینئر نائب صدر و ممبر قومی اسمبلی مولانا حامد الحق حقانی نے خطاب کیا۔ وزیر اعظم کی ہدایات پر اقلیتی وزیر مملکت انجینئر امیر مقام نے مظاہرین کو یقین دلایا کہ آپ لوگوں کے تمام مطالبات میں وفاقی و صوبائی حکومت کے سامنے پیش کروں گا۔ تفصیلات کے مطابق نماز ظہر کے بعد ممبر قومی اسمبلی حامد الحق حقانی نے دار العلوم حقانیہ سے ہزاروں مظاہرین کے جلوس کی قیادت کرتے ہوئے ٹاؤن کونسل کے سامنے جی ٹی روڈ کو بلاک کیا۔ مظاہرین سے خطاب کرتے ہوئے مولانا حامد الحق حقانی نے کہا کہ پاکستان اسلام کے نام پر وجود میں آیا' یہاں پر صرف اسلامی نظام کا علاوہ کوئی دوسرا نظام ہرگز برداشت نہیں کریں گے' انہوں نے کہا کہ ۱۹۷۴ء میں ہمارے علمائے کرام نے بڑی قربانی دے کر قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا اور قومی شناختی کارڈ اور پاسپورٹ میں باقاعدہ مذہب کا خانہ شامل کیا' لیکن بدقسمتی سے اب وفاقی حکومت غیروں کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے پاسپورٹ سے مذہب کا خانہ ختم کردیا ہے۔ پاکستان بھر کے عوام وفاقی حکومت کے حالیہ اقدام سے تشویش میں مبتلا ہیں' وفاقی حکومت فوری طور پر پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ شامل کرے' قوم نے ہم کو صرف اسلامی نظام کے تحت ووٹ دیئے ہیں' اب ہم سب کا فرض ہے کہ ہم اسلام کے دفاع کے لئے اپنی جانوں کو قربان کردیں گے اور اسلام پر کوئی حرف نہیں آنے دیں گے۔ انہوں نے وفاقی حکومت کو الٹی میٹم دیا کہ ایک ہفتہ کے اندر پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ شامل کیا جائے۔ وفاقی وزیر نے کہا کہ وفاقی حکومت نے خصوصی طور پر ہدایات کی ہیں جو جلوس کے شرکاء کو یقین دلایا جائے کہ پاکستان کے قومی پاسپورٹ میں فوری طور پر مذہب کے خانہ میں اسلام کا اندراج کیا جائے گا۔ ان کی یقین دہانی کے بعد مولانا حامد الحق حقانی کی اپیل پر مظاہرین پرامن طور پر منتشر ہوگئے اور اکوڑہ خٹک سے نوشہرہ تک کا روڈ کئی گھنٹوں کے بعد ٹریفک کے لئے کھول دیا گیا۔ مولانا حقانی نے ٹریفک میں رکنے والے عوام سے معذرت کی اور شکریہ بھی ادا کیا اور کہا کہ ختم نبوت کے لئے تمام قوم سے کہا ہے کہ علاقہ کے ہمراہ قربانی دینی ہوگی۔ صوبے اور ضلع کے اعلیٰ شخصیات اور افسران خاموشی سے حیران و پریشان دوپہر سے مغرب تک کھڑے رہے۔

اوکاڑہ...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی اپیل پر گول چوک کی مسجد کے باہر بھرپور مظاہرہ اور جلوس نکالا گیا' جس کی قیادت متحدہ مجلس عمل کے مرکزی رہنما مولانا سید امیر حسین شاہ گیلانی' جمعیت علمائے اسلام کے مرکزی رہنما مولانا قاری محمد انور' مولانا قاری محمد الیاس' مولانا عبدالمنان عثمانی' مولانا عبدالاحد' صاحبزادہ شکیل الرحمٰن قاسمی' حاجی احسان الحق' مولانا عبدالرزاق مجاہد' جمعیت اہلحدیث کے حافظ عبدالسمیع' جماعت اسلامی کے ڈاکٹر برہان غنی سمیت کافی علماء' قراء' طلباء و سیاسی رہنماؤں نے مظاہرے میں بھرپور شرکت کی۔ علمائے کرام نے کہا کہ اگر مذہب کا خانہ بحال نہ ہوا تو چودہ کروڑ عوام حکومت کا خانہ خراب کردیں گے۔ ضلع اوکاڑہ میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ ہمارے مظاہرے کو روکنے کے لئے نافذ کیا گیا ہے' لیکن ہتھکڑیاں' جیلیں اور دفعہ ۱۴۴ ہمارا راستہ نہیں روک سکتے۔ قادیانیوں نے ایک گہری سازش کے تحت مذہب کا خانہ ختم کرایا اگر مذہب کا خانہ بحال نہ کیا گیا احتجاجی تحریک شروع کی جائے گی۔ آل پارٹیز مجلس عمل تحفظ ختم نبوت آئندہ جمعہ قرارداد مذمت کے عنوان پر خطباء پڑھائیں گے اور ۷/ جنوری کو جمعۃ المبارک کے دن پریس کلب ضلع

اوکاڑہ کے سامنے مظاہرہ کیا جائے گا۔ شرکاء جلوس نے بڑے بڑے کتبے اور بینرز اٹھا رکھے تھے اور جلوس میں ہر مکتب شعبہ سے تعلق رکھنے والے حضرات مظاہرے میں شریک ہوئے۔ اوکاڑہ ضلع میں دیپال پور' حویلی لکھا' رینالہ خورد میں بھی مظاہرے کئے گئے۔ دریں اثنا قصور میں نکلنے والے جلوس کے شرکاء نے کہا کہ حکومت مذہب کا خانہ نہیں بلکہ ملک سے مذہب کو نکالنا چاہتی ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت قصور کے امیر نے جلوس کی قیادت کی' قاری مشتاق احمد' مولانا زبیر احمد شاہ ہمدانی' میاں معصوم انصاری' حاجی شبیر احمد مغل سمیت کافی حضرات نے شرکت کی۔ قائدین نے کہا کہ پاسپورٹ سے مذہب کے خانے کو نکالنا مسلمان حکمرانوں کو زیب نہیں دیتا۔ شعائر اسلام کا مذاق اڑانا کفر کے مترادف ہے۔ حکمران امریکی ایجنڈے پر عمل پیرا ہونے کی بجائے اللہ و رسولؐ کے حکم کے ایجنڈے پر عمل کریں اور ملک میں قرآن و سنت کے نظام کو نافذ کریں تا کہ محب وطن اور دشمن وطن کے درمیان تمیز ہو سکے۔

بہاولنگر...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولنگر کے زیر اہتمام تمام مکاتب فکر کے علماء کا اجلاس بلایا گیا' مبلغ بہاولنگر مولانا محمد قاسم شجاع آبادی نے علماء کرام کے سامنے اجلاس کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے کہا کہ ختم نبوت کے پلیٹ فارم پر پاکستان میں دو مرتبہ بڑی تحریکیں چلائی گئیں ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں ہزاروں مسلمانوں نے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا پھر ۱۹۷۴ء میں تحریک چلی' ان دونوں تحریکوں میں دیوبندی' بریلوی' اہلحدیث مکاتب کے علماء نے عوام الناس کی قیادت کی۔ ۱۹۷۴ء میں پاکستان کی نیشنل اسمبلی نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا' پھر ۱۹۸۴ء میں امتناع قادیانیت آرڈی نینس بنا' قادیانیوں کی تبلیغ پر پابندی لگی' پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ شامل کیا گیا' ہزاروں مسلمانوں کی قربانی اور اکابرین کی جدوجہد سے یہ آئین بنائے گئے۔ تقریباً پچیس سال سے آئینی اور قانونی طور پر طے شدہ معاملات کو حکومت وقت نے چھیڑ کر آئین پاکستان کا مذاق اڑایا ہے اور قادیانیوں کو خوش کیا ہے۔ پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ ختم کر کے پاسپورٹ سے اسلامی امتیاز کو ختم کیا گیا ہے اور اسلامیان پاکستان کے جذبات کو مجروح کیا گیا۔ تمام مکاتب فکر کے علماء کرام کی قربانیوں سے بنائی ہوئی آئینی ترمیم کے بعد پاسپورٹ میں جاری ہونے والے مذہب کے خانہ کو ختم کر کے حکومت وقت نے امت مسلمہ کے جذبات کا امتحان لیا ہے۔ اب وہ وقت آ گیا ہے کہ تمام مکاتب فکر کے علماء متفق ہو کر تحریک چلائیں' حکومت کے عزائم خطرناک ہیں' قادیانیوں کو مسلط کیا جا رہا ہے' اس موقع پر تمام مکاتب فکر کے اکابر علماء کرام نے کہا کہ ہم ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار ہیں۔ اجلاس میں جمعہ ۳۱/ دسمبر کو احتجاج کرنے اور قرارداد مذمت پاس کرانے کے لئے تمام علمائے کرام نے متفقہ فیصلہ کیا۔ اجلاس میں فیصلہ ہوا کہ جب تک پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال نہیں ہوتا متفقہ طور پر احتجاج جاری رکھیں گے۔ استاذ العلماء حضرت مولانا محمد عارف صاحب کی دعا پر اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ دریں اثنا مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولنگر کے ضلعی دفتر میں ایک پریس کانفرنس منعقد ہوئی جس میں علمائے کرام اور معززین شہر نے شرکت کی۔ پریس کانفرنس میں تشریف لانے والے حضرات سے خطاب کرتے ہوئے ضلعی رہنما تحفظ ختم نبوت مولانا محمد قاسم شجاع آبادی نے کہا کہ ہر دور میں پاکستان میں برسر اقتدار آنے والے حکمرانوں نے اپنے دور میں تحفظ ختم نبوت کے لئے ایسے کارنامے سرانجام دیئے جن کو اچھے الفاظ میں یاد کیا جاتا ہے' وہ تاریخ میں سنہری حروف سے لکھے گئے ہیں۔ ۱۹۷۴ء کا تذکرہ کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اس دور میں حکمرانوں نے دشمنان رسول قادیانیوں کے کفر کا فیصلہ کر کے اپنی شفاعت کا سامان کیا۔ ۱۹۸۴ء میں امتناع قادیانیت آرڈی نینس بنا کر حکمرانوں نے دشمنان رسول کی تبلیغی سرگرمیوں پر پابندی لگائی۔ پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ شامل کر کے دشمنان رسول کو روضہ اقدس پر جانے سے روکا۔ توہین رسالت آرڈی نینس بنا کر گستاخ رسول کی شرعی سزا سزائے موت مقرر کی۔ موجودہ حکمرانوں نے ۱۹۷۴ء سے لے کر ۱۹۹۸ء تک ہونے والے تمام تحفظ ختم نبوت کے لئے بنائے گئے قوانین میں ترمیم کا فیصلہ کیا اور ان قوانین کو ختم کر کے قادیانی لابی کو خوش کیا جو تاریخ میں بدترین الفاظ سے لکھا جائے گا' جبکہ پرویز مشرف نے اپنے آپ کو سید کہا تھا کہ میں سید فیملی سے ہوں' تو وہ بتائیں کہ انہوں نے اپنے دور میں سید المرسلین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و آبرو کے تحفظ کے لئے کون سا قانون بنایا ہے؟ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے حضرت مولانا محمد انور صاحب نے فرمایا کہ پاسپورٹ میں مذہب کے خانے کی بحالی تک تحریک چلائیں گے۔ اکابرین کے حکم پر بڑی سے بڑی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ مولانا قاری محمد صدیق' مولانا قاری محمد اشرف' مولانا سعید احمد جنرل سیکریٹری تحفظ ختم نبوت' مولانا فیض احمد' حاجی محمد یعقوب و دیگر علمائے کرام نے مشترکہ بیان میں کہا کہ جب تک جسم میں خون کا

آخری قطرہ ہے' تحفظ ختم نبوت پر قربان کریں گے۔ قادیانیت کو ملک پر مسلط ہونے نہیں دیں گے۔ کانفرنس میں علماء کنونشن اور ختم نبوت سیمینار کرانے کا بھی فیصلہ کیا گیا' جس میں پورے ضلع سے تمام مکاتب فکر کے علماء کرام شرکت کریں گے۔

چناب نگر...... کل جماعتی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کی اپیل پر جمعہ ۳۱/دسمبر ۲۰۰۴ء کو یوم ختم نبوت کے طور پر منایا جائے گا۔ اسی سلسلے میں ایک اہم اجلاس عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر مسلم کالونی چناب نگر میں منعقد ہوا' جس میں چناب نگر کے علاوہ چنیوٹ' لالیاں' احمد نگر اور چھنی قریشیاں کے قابل قدر علمائے کرام نے شرکت کی۔ اجلاس کی صدارت مولانا مسعود احمد سوری نے کی۔ اجلاس کے شرکاء میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ وخطیب جامع مسجد ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر مولانا غلام مصطفیٰ' مولانا محمد الیاس' مولانا قاری اللہ یار ارشد' قاری واجد علی شیرازی' حافظ محمد یوسف' مولانا محمد یار قادری' مولانا محمد ایوب چنیوٹی' مولانا عابدین' صوفی نور محمد' مولانا فیض نذیر' مولانا سیف اللہ خالد' مولانا یعقوب ربانی' قاری عبدالکریم' قاری فیض احمد سلیمی' قاری مسعود' مولانا احمد یار چاریاری' مولانا محمد اسماعیل شامل ہیں۔ اجلاس کا باقاعدہ آغاز دن بارہ بجے تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ اجلاس میں قادیانیوں کی تبلیغی سرگرمیوں کا تفصیلی جائزہ لیا گیا۔ اجلاس کے شرکاء نے بتایا کہ حکومت نے پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ ختم کرکے اسلام دشمنی کا ثبوت دیا ہے۔ مذہب کے خانے کے خاتمے سے قادیانی اسلام اور مسلمانوں کے روپ میں حرمین شریفین جائیں گے جو کہ ان کی سوسالہ کفریہ ایجنڈے کی تکمیل ہوگی۔ حکومت کا یہ اقدام اللہ اور رسولؐ کے خلاف اعلان بغاوت ہے جس کا مقصد اللہ کی ناراضگی اور اللہ کے دشمن کی خوشنودی حاصل کرنا ہے۔ شرکاء نے بتایا کہ قادیانی احمد نگر میں جنازے کا اعلان لاؤڈ اسپیکر پر کرتے ہیں' گلیوں میں ٹولیاں بنا کر درود پڑھتے ہیں' السلام علیکم کے الفاظ کہتے ہیں اور گھروں میں جاکر تبلیغ کرتے ہیں۔ چھنی قریشیاں میں اپنے رشتہ داروں کے ذریعے تبلیغ کرتے ہیں' گھروں میں باقاعدہ تبلیغ کے لئے لڑکیاں بھیجتے ہیں' اپنے پریس ضیاء الاسلام کے ذریعے لٹریچر چھاپ کر تقسیم کرتے ہیں' اس کے علاوہ علی الاعلان تبلیغی سرگرمیاں کھڑ کن' لالیاں' احمد نگر اور چناب نگر میں جاری ہیں۔ رات کے وقت سیکورٹی سسٹم کے ذریعے مسافروں کو ہراساں کرتے ہیں اور زبردستی قادیانی بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ چناب نگر میں جگہ جگہ چناب نگر کی بجائے ربوہ' ربوہ گڈز' ربوہ کلاتھ ہاؤس کے الفاظ لکھ رہے ہیں۔ قادیانی علی الاعلان شعائر اسلام کی توہین کر رہے ہیں' جگہ جگہ کلمہ طیبہ کا استعمال' مکانوں پر مختلف آیات لکھ رہے ہیں جو نہ صرف اسلام اور شعائر اسلام کی توہین ہے بلکہ پاکستان کے آئین کی علی الاعلان خلاف ورزی ہے' جس پر مسلم امہ کو تشویش ہے۔ اجلاس کے شرکاء نے متفقہ طور پر یہ قرارداد منظور کی کہ ۳۱/دسمبر کا جمعہ یوم ختم نبوت کے طور پر منایا جائے گا۔ جس میں متفقہ طور پر یہ مطالبات پیش کئے جائیں کہ حکومت پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال کرے اور پہلے سے بنے پاسپورٹ ضبط کرے۔ قادیانیوں کے پریس ضیاء الاسلام کو سربمہر کیا جائے۔ قادیانیوں کی تبلیغی سرگرمیوں پر پابندی عائد کی جائے۔ قادیانیوں کو شعائر اسلام کی توہین واسلام سے روکا جائے۔ شناختی کارڈ میں فوری طور پر مذہب کا خانہ بحال کیا جائے۔ اگر حکومت نے یہ مطالبات تسلیم نہ کئے تو چناب نگر' چنیوٹ' لالیاں' کھڑ کن' احمد نگر' ڈاور برجی کی مسلم عوام اپنے مرکزی قائدین کی قیادت میں ۷/جنوری جامع مسجد محمدیہ ریلوے اسٹیشن چناب نگر میں پڑھیں گے جس میں ان مطالبات کے حوالے سے حکومت سے بھرپور احتجاج کیا جائے گا۔

گمبٹ...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما مفتی حفیظ الرحمٰن دفتر ختم نبوت گمبٹ میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ ہونے پر کسی کو کوئی اعتراض نہیں' صرف قادیانی جماعت اس معاملے میں اعتراض کرتی ہے۔ پاکستان کے حکمران کہتے ہیں کہ پاکستان کے علاوہ کسی ملک کے پاسپورٹ میں ایسا نہیں ہے' یہ دلیل اس لائق نہیں کہ کسی مسئلے کی بنیاد بن سکے' ایسی بہت سی چیزیں ہمارے ملک میں ایسی ہیں جو دوسرے ممالک میں موجود نہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہر مسلمان رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا چوکیدار ہے کیونکہ مسئلہ ختم نبوت پر ہر مسلمان کا ایمان ہے اور اس کے بغیر ایمان ادھورا ہے۔ اس لئے حکومت کو چاہئے کہ ہوش سے کام لے اور مذہبی معاملات کو چھیڑنے کی کوشش نہ کرے' جب تک یہ مسئلہ حل نہیں ہوگا ہماری جدوجہد جاری رہے گی۔ پریس کانفرنس میں مولانا نعمت اللہ' مولانا غلام حکیم عبدالواحد بروہی' حاجی عبداللہ' عبدالسمیع' عبدالرشید' حافظ عبدالقیوم' حافظ عبداللہ اور عبداللطیف شیخ نے بھی شرکت کی۔ دریں اثناء عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم کے حکم پر پورے پاکستان میں جمعہ کے دن یوم ختم نبوت منایا گیا' جس میں نماز جمعہ کے اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے مختلف مساجد کے

خطیب حضرات نے اپنے بیان میں کہا کہ حکومت فوری طور پر پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال کرے، مسلمانوں میں پھیلی ہوئی بے چینی دور کرے کیونکہ مسلمان سب کچھ برداشت کر سکتے ہیں لیکن رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے دشمنوں کو خوش کرنے کا فیصلہ قبول نہیں کر سکتے، ایک اہم بات جسے حکمران اچھی طرح جانتے ہیں اور سمجھتے ہیں وہ یہ ہے کہ پاکستان میں منکرین ختم نبوت جنہیں قادیانی کہا جاتا ہے اور پاکستان کے دستور و آئین کی رو سے وہ غیر مسلم ہیں، جو اپنے آپ کو آئین کی خلاف ورزی کرتے ہوئے مسلمان کہتے ہیں اور لکھتے ہیں، وہ اپنا تعارف مسلمان کی حیثیت سے عالمی سطح پر کروانا چاہتے ہیں، ان کی پہچان کے لئے ضروری ہے کہ فوری طور پر پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ شامل ہو جس سے اس گروہ اور مذہب کے پیروکاروں کا مکروفریب کامیاب نہ ہو سکے، کیونکہ اسلامی جمہوری پاکستان کا قیام امت مسلمہ کی سربلندی اور اسلام دشمن طاقتوں کے شر سے محفوظ رکھنے کی خاطر عمل میں آیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے انسانی خلقت کے بعد اس شناخت اور تعارف کے سلسلے میں قبائل اور شعوب کا نظام رکھا ہے تا کہ آپس میں تعارف اور پہچان کی سہولت میسر آ سکے۔ آخر میں مولانا نعمت اللہ، مولانا غلام مصطفیٰ، مولانا محمد صدیق، مولانا عبدالحق، حکیم عبدالواحد بروہی، عبدالسمیع اور عبداللطیف شیخ نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ فی الفور بحال کیا جائے، قانون توہین رسالت آرڈی نینس میں توہین کا فیصلہ واپس لیا جائے اور غیر اسلامی تعلیمی بورڈ کا فیصلہ بھی واپس لیا جائے۔

فیصل آباد..... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت فیصل آباد کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے وزیر اعظم شوکت عزیز سے مطالبہ کیا کہ نئے پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال کرنے کے بارے میں فوری طور پر وفاقی کابینہ کا اجلاس طلب کیا جائے اور حتمی منظوری کے بعد جلد نوٹیفکیشن جاری کیا جائے اور ملک کے کروڑوں مسلمانوں کی پریشانی کا خاتمہ کیا جائے، انہوں نے کہا کہ مسلم لیگ (ق) کے مرکزی صدر چوہدری شجاعت حسین نے اعلان کیا تھا کہ پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال کر دیا جائے گا، اس بارے میں وزیر اعظم کو اختیار دیا گیا ہے، اس سلسلہ میں وفاقی وزیر مذہبی امور بار بار بیان دے رہے ہیں کہ مذہب کا خانہ شامل کرنے کا متفقہ فیصلہ ہو گیا ہے جبکہ ۲۲/دسمبر کو کابینہ کے اجلاس میں فیصلہ ہونے کا اعلان کیا گیا تھا۔ ۲۲/دسمبر کو وفاقی کابینہ کے اجلاس کے بعد پریس کو یہ بیان جاری کیا گیا کہ مذہب کا خانہ بحال کرنے کے بارے میں غور ہو گا، اس معاملہ پر وزارت داخلہ اور متعلقہ حکام کو ہدایات جاری کر دی گئی ہیں مگر حکومت تا حال تاخیری حربے استعمال کر رہی ہے اور ٹال مٹول سے کام لیا جا رہا ہے، جس کا فوری خاتمہ کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کی بحالی تک جدوجہد جاری رہے گی۔ انہوں نے وزیر اعظم پاکستان سے مطالبہ کیا کہ امتناع قادیانیت آرڈی نینس مجریہ ۱۹۸۴ء اور تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۸-سی کے تحت قادیانیوں کو خود کو مسلمان ظاہر کرنے پر تین سال قید بامشقت اور جرمانہ کے پیش نظر نئے پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بلا تاخیر بحال کیا جائے اور وفاقی وزیر داخلہ کی ہٹ دھرمی کا سدباب کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ گئی وزراء نے کہا ہے کہ کسی اسلامی ملک کے پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ نہیں ہے جبکہ ان ممالک میں مرزا غلام احمد قادیانی غیر مسلم کے پیروکاروں کا ہیڈ کوارٹر نہیں ہے۔ پاکستان میں قادیانی غیر مسلموں کا مرکز چناب نگر ضلع جھنگ میں واقع ہے جن کو ۷/ستمبر ۱۹۷۴ء کی قومی اسمبلی نے غیر مسلم اقلیت قرار دیا تھا جبکہ قادیانی آئینی ترمیم اور قانون کو تسلیم نہیں کرتے اور خود کو مسلمان کہتے ہیں جبکہ ووٹر فارم میں قادیانیوں کے لئے فارم نمبر ۱۰ بحال کر دیا گیا ہے چونکہ قادیانی/مرزائی کو حرمین شریفین میں داخلہ پر پابندی کے پیش نظر پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ ضروری ہے۔ پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کی بحالی کا نوٹیفکیشن جاری کیا جائے۔

ساہیوال..... کل جماعتی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۷/جنوری کو یوم صدائے ختم نبوت کے موقع پر جامع رشیدیہ ساہیوال میں آل پارٹیز ضلعی ختم نبوت کنونشن منعقد ہوا اور بعد از نماز جمعہ جی ٹی روڈ پر حکومت کی قادیانیت نواز پالیسیوں اور مذہب کا خانہ بحال نہ کرنے کے خلاف زبردست احتجاجی مظاہرہ کیا گیا۔ کنونشن میں پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کے حوالہ سے حکومتی موقف اور بنائی گئی پانچ رکنی کمیٹی کو مکمل طور پر مسترد کرنے کا اعلان کیا گیا۔ جمعیت علمائے اسلام کے مرکزی نائب امیر سید امیر حسین گیلانی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ شہیدان ختم نبوت نے ۱۹۵۳ء میں مرزا بشیر الدین محمود کے اکھنڈ بھارت کے خواب کو خاک میں ملایا، آج ہم بھی عہد کریں کہ جب تک پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال نہیں ہوتا اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھیں گے۔ انہوں نے کہا کہ اس مسئلہ پر تحریک اور مسلمانوں میں نیا ولولہ پیدا ہو رہا ہے۔ مذہب کے خانے کو نکالنے کی آڑ میں ملک سے

مذہب کا خاتمہ کرنے والوں کا اپنا خانہ خراب ہو رہا ہے۔ہم عقیدے کے تحفظ کی جنگ لڑتے رہیں گے اور دنیا کی کوئی طاقت ہم سے عقیدۂ اور ناموس رسالت کا مشن نہیں چھین سکتی' توہین رسالت ایکٹ میں ترمیم کرنے والوں کا راستہ ہم جانیں دے کر بھی روکیں گے۔عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا عبدالحکیم نعمانی نے کہا کہ حکومت پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال کرنے کے لئے تاخیری حربے اور ٹال مٹول کی پالیسی اپنا کر کارکنان ختم نبوت کو راست اقدام پر مجبور کر رہی ہے۔ضلعی کونشن سے قاری محمد طاہر رشیدی' قاری محمد سعید بن شہید' عبدالرزاق مجاہد' مولانا احمد یار صدیقی' ماسٹر عبدالفتاح اور جماعت اسلامی کے اقبال واحد سمیت دیگر مقررین نے بھی خطاب کیا۔جمعہ کی نماز کے بعد جامعہ رشیدیہ تا جی ٹی روڈ زبردست احتجاجی مظاہرہ کیا گیا۔مظاہرین نے بڑے بڑے بینرز اور کتبے اٹھا رکھے تھے' جن پر پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال کیا جائے' امریکا کا جو یار ہے غدار ہے غدار ہے' غداران ختم نبوت مردہ باد' قادیانیت نواز حکمران مردہ باد جیسے نعرے درج تھے۔مظاہرین امریکا' حکومت اور قادیانیوں کے خلاف سخت نعرے بازی کر رہے تھے۔کونشن اور مظاہرے میں تمام مکاتب فکر کے علاوہ' مدارس عربیہ کے طلباء اور عوام کی بڑی تعداد نے شرکت کر کے عقیدۂ ختم نبوت سے وابستگی کا کھلا ثبوت فراہم کیا۔دریں اثنا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما مولانا عبدالحکیم نعمانی نے مولانا عبدالرحیم کاشف کے ہمراہ اخبار نویسوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ نئی ٹیکنالوجی کے تحت بننے والے نئے پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ داخل کیا جائے۔حکومت ہوش کے ناخن لے اور قادیانیوں کو عقیدۂ ختم نبوت پر شب خون مارنے سے روکے اور امتناع قادیانیت آرڈیننس پر سختی سے عملدرآمد کرایا جائے۔قادیانیوں کو اسلامی شعائر اور دینی اصطلاحات کھلے عام استعمال کرنے پر ان کے خلاف غداری کے مقدمات قائم کئے جائیں اور حکومت قصر ختم نبوت کے تحفظ کے لئے فول پروف انتظامات کو یقینی بنائے۔انہوں نے کہا کہ جب تک قادیانیت کا خاتمہ نہیں ہوتا اس وقت تک عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت دنیا بھر میں اپنی تبلیغی حکمت عملی سے قادیانیت اور گستاخان رسول کا تعاقب کرتی رہے گی۔حکومت قادیانیوں کی سرپرستی کرنا چھوڑ دے تو ملک سے فتنہ قادیانیت کا خاتمہ ہو جائے گا۔کلیدی عہدوں پر تعینات اصلی و نسلی قادیانیوں نے منصوبہ سازی کے ذریعے پہلے ووٹر لسٹوں میں اور اب جدید کمپیوٹرائزڈ پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ ختم کروا کر مسلمانوں کی اجتماعی غیرت کو للکارا ہے۔انہوں نے کہا کہ ہم پورے ملک میں مشترکہ جدوجہد اور مشترکہ حکمت عملی سے ان ناپاک سازشوں کے خلاف صدائے احتجاج بلند کر رہے ہیں اور وہ وقت دور نہیں جب کہ اس فوجی حکومت کو ہمارے دینی وقومی اور جائز مطالبات کے آگے گھٹنے ٹیکنے پڑیں گے اور نئے پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال کرنے کے لئے انہیں جلد ہی نوٹیفکیشن جاری کرنا پڑے گا۔دریں اثنا کمپیوٹرائزڈ پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ شامل نہ کرنے کے خلاف عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۱۰/جنوری کو جامع مسجد بنگلہ کانوالہ میں ایک احتجاجی جلسہ منعقد کیا گیا جو کہ بعد میں جلوس اور مظاہرے کی شکل اختیار کر گیا۔ تاجروں اور دکانداروں نے مکمل شٹر ڈاؤن کر کے حکومت کی مرزائیت نواز پالیسیوں کی بھرپور مذمت کی اور اس پر شدید نکتہ چینی کی گئی' احتجاجی جلسہ سے جے یو آئی کے ضلعی امیر مفتی محمد عثمان' متحدہ مجلس عمل کے خان حق نواز خان درانی' جمعیت اہلحدیث کے مولانا اکرم ربانی' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں مولانا عبدالحکیم نعمانی' مولانا عبدالباقی' قاری زاہد اقبال' جامع مسجد کے متولی ڈاکٹر حافظ محمد رفیق اور قاری عبدالجبار نے خطاب کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا کہ پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کا اندراج کیا جائے تاکہ قادیانی مقامات مقدسہ کا تقدس پامال نہ کر سکیں۔احتجاجی جلسے اور احتجاجی جلوس میں ایک ہزار کے لگ بھگ دینی ومذہبی' سماجی وعوامی افراد نے شرکت کی۔مقررین نے اس بات کا اعادہ کیا کہ جب تک پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ درج نہیں ہوتا اس وقت تک ہماری پرامن تحریک جاری رہے گی۔دریں اثنا جمعیت علمائے اسلام کے زیر اہتمام ۵/جنوری کو جامع مسجد قباء کسووال میں ایک احتجاجی سیمینار منعقد ہوا' جس میں پاسپورٹ سے مذہب کا خانہ نکالنے کے حکومتی فیصلوں کو مسترد کرتے ہوئے پرزور مطالبہ کیا گیا کہ ارباب اقتدار قادیانیت وعیسائیت نوازوں کی اجارہ داری بند کریں۔سیمینار سے جی یو آئی کے رہنما مفتی محمد عثمان' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مولانا عبدالحکیم نعمانی' مولانا عبدالباقی' متحدہ مجلس عمل کے خان حق نواز خان درانی' جمعیت اہلحدیث کے حکیم محمد رفیق' حافظ حبیب اللہ گجر اور جامعہ فاروقیہ کے مہتمم مولانا حبیب اللہ کسووالوی نے خطاب کیا۔مقررین نے کہا کہ حکومت اگر مذہبی خانہ کی بحالی کے سلسلہ میں مخلص ہے تو دوغلی پالیسیاں ترک کر کے بحالی کا دوٹوک اعلان کرے' تمام مذہبی ودینی جماعتوں نے عوام سے احتجاج جاری رکھنے کی اپیل کی۔

فیصل آباد (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت فیصل آباد کے سیکریٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے صدر پاکستان اور وزیراعظم سے مطالبہ کیا ہے کہ ملک کے ستانوے فیصد مسلمانوں کے مذہبی جذبات کے تحفظ کے پیش نظر توہین رسالت ایکٹ تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۵ سی میں تبدیلی کا فیصلہ واپس لیا جائے اور توہین رسالت کے مرتکب بدبخت کے خلاف پرچہ درج کرنے سے عدلیہ کی اجازت کی شرط ختم کی جائے۔ انہوں نے کہا کہ ۲۰۰۰ء میں ڈپٹی کمشنر سے اجازت لینے کی شرط عائد کی گئی تھی جس کے خلاف ملک بھر میں احتجاج ہوا اور ہڑتال ہوئی جس پر یہ شرط واپس لے لی گئی اور سابقہ طریقہ بحال کر دیا گیا۔ اب حکومت نے طے شدہ معاملہ کو پھر متنازعہ بنا دیا ہے اور گستاخ رسول کو رعایت دے کر اس قانون کو بے اثر بنا دیا ہے جو قابل مذمت ہے۔ حکومت اکثریت کی بجائے اقلیتوں کو خوش کرتی ہے' اس پالیسی کو ترک کر دیا جائے۔ دریں اثنا مولوی فقیر محمد نے وزیر اعلیٰ پنجاب' ڈائریکٹر جنرل ہاؤسنگ پنجاب اور ڈائریکٹر ہاؤسنگ سے مطالبہ کیا ہے کہ مسلمانوں کی رہائشی کالونی جیپلز کالونی نمبر۱ اور ٹنگی نمبر۲ کے سامنے ایک قادیانی غیر مسلم کو ۱۹۵۴ء میں الاٹ شدہ پلاٹ نمبر ۴۹۰ بلاک ڈی رقبہ ۵ کنال پر دوسری بار قادیانی عبادت گاہ کی تعمیر بند کرائی جائے اور اس پلاٹ کو نیلام عام میں فروخت کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ اس پلاٹ کا قادیانی الاٹی ۱۹۸۳ء میں فوت ہو گیا تھا اور یہ پلاٹ قادیانی جماعت چناب نگر سابقہ ربوہ کو عطیہ کے طور پر دیا گیا تھا' جس پر ایک قادیانی نے محکمہ ہاؤسنگ کے افسران سے ساز باز کر کے قادیانی عبادت گاہ کا نقشہ پاس کرایا جس میں باقاعدہ محراب بھی دکھائی گئی تھی' اس کے بعد قادیانی جماعت نے عبادت گاہ کی تعمیر شروع کر دی' علاقہ کے مسلمانوں نے عالمی مجلس کے سیکریٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد کو مطلع کیا جنہوں نے واقعہ ملاحظہ کرنے کے بعد محکمہ ہاؤسنگ کو درخواست دی کہ رہائشی مقاصد کے لئے الاٹ پلاٹ پر غیر قانونی طور پر عبادت گاہ تعمیر نہیں ہو سکتی' اسے فوری طور پر گرایا جائے اور الاٹمنٹ ایگریمنٹ منسوخ کر کے پلاٹ سیل کر دیا جائے جس پر محکمہ ہاؤسنگ نے عبادت گاہ کا نقشہ منسوخ کر دیا اور الاٹمنٹ ایگریمنٹ کینسل کر کے پلاٹ سیل کر دیا گیا جس پر ایک قادیانی نے کمشنر فیصل آباد کی عدالت میں اپیل دائر کر دی' سماعت کے بعد کمشنر فیصل آباد نے ۱۹/ جولائی ۱۹۹۲ء کو فیصلہ دیا کہ قادیانی عبادت گاہ گرا دی جائے اور پلاٹ بحال کر دیا جائے' جس پر عمارت مسمار کر دی گئی' اس کے بعد قادیانیوں نے محکمہ کے افسران کے ساتھ ساز باز کر کے ۲۰۰۱ء میں ایک اور رہائشی نقشہ پاس کرایا جس پر احتجاج کیا گیا' اس کو ۱۵/ اپریل ۲۰۰۱ء کو منسوخ کر دیا گیا' اب اس پلاٹ کو ۲۸/ فروری ۲۰۰۴ء کو ایک اور قادیانی کو غیر قانونی ٹرانسفر کر دیا' اس نے آگے پھر ٹرانسفر کر دیا' اس کے بعد نیا نقشہ بنایا گیا اور غیر قانونی کمرشل کر دیا گیا اور محلہ پر عبادت گاہ کی غیر قانونی تعمیر پھر شروع کر دی گئی ہے جس کی اعلیٰ سطح پر تحقیقات کرائی جائے' نقشہ منسوخ کیا جائے' غیر قانونی ٹرانسفر کینسل کی جائے اور پلاٹ کو سیل کیا جائے۔

ہڑپہ (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا عبدالحکیم نعمانی نے کہا ہے کہ مسلمانوں کی زبوں حالی کو مدنظر رکھتے ہوئے اتحاد و یگانگت کا مظاہرہ کیا جائے۔ اس کے عملی ثبوت سے اسلام دشمن سازشی جدوجہد کا منصوبہ خود آؤٹ ہو جائے گا اور قادیانیت کے کفر ساز منصوبے بھی خاک میں مل جائیں گے' وہ یہاں جامع مسجد فریدیہ میں درس ختم نبوت کی تقریب سعید سے خطاب کر رہے تھے۔ اس موقع پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مخلص اور قدیمی کارکن حافظ حاجی وزیر علی بھی موجود تھے' انہوں نے کہا کہ حکمرانوں نے اسلامی شعائر کا مذاق اڑا کر مسلمانوں کی نہیں بلکہ غیر مسلموں کی ترجمانی کا حق ادا کیا ہے۔ تمام تر طعنوں کے باوجود مسلمان اپنی قدامت پسندی پر نازاں اور دینی علوم کے طالب و خوگر ہیں' انہوں نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت اور ناموس رسالتؐ کے تحفظ کے لئے سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے قیام پاکستان کے بعد ۱۹۴۹ء میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی بنیاد ڈال کر قادیانیت کے ارتدادی سیلاب کے آگے بند باندھا اور ہم شاہ جیؒ اور اکابرین ختم نبوت کے نقش قدم پر چلتے ہوئے تحریک ختم نبوت کو جاری رکھیں گے۔

اشتہارات کے نرخ

بیک ٹائٹل پورا صفحہ چار کلر	15000/=
اندرون بیک ٹائٹل پورا صفحہ	8000/=
عام صفحہ مکمل بلیک اینڈ وہائٹ	5000/=
عام صفحہ نصف	2500/=
عام صفحہ چوتھائی	1200/=
سنگل کالم فی سینٹی میٹر	100/=

ضروری اعلان

عید الاضحیٰ کی تعطیلات کی وجہ سے اس شمارے کی اشاعت و تقسیم میں تعطل آنے کے مدنظر اس شمارے کو ڈبل کیا جا رہا ہے۔ قارئین اور ایجنسی ہولڈرز نوٹ فرمالیں۔ (ادارہ)

ہر مذہب میں کچھ بنیادی عقائد اور اصول ہوتے ہیں جن کی بنا پر ایک مذہب دوسرے مذہب سے جدا اور ممتاز سمجھا جاتا ہے

عقائد اسلام اور مرزائیت

تقابلی جائزہ

مفتی محمد راشد مدنی

قسط نمبر ۷

مسلمانوں کے عقائد

اہل اسلام کا عقیدہ ہے کہ انبیائے کرام علیہم السلام کا جو سلسلہ سیدنا آدم علیہ السلام سے شروع ہوا تھا، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر آ کر ختم ہو گیا، آپ علیہ السلام کے بعد کسی کو بھی منصب نبوت عطا نہیں کیا جائے گا، خواہ نبوت تشریعی ہو یا غیر تشریعی یا کسی بھی قسم کی ہو۔

حدیث مبارکہ سے ثبوت:

''عن عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو کان نبی بعدی لکان عمر بن الخطاب۔'' (ترمذی ص۲۰۹ ج۲)

ترجمہ: ''حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطاب ہوتے۔''

(چونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نے نبی بننا نہیں تو عمر بن خطابؓ بھی منصب نہ پا سکے)۔

مرزائیوں کے عقائد

مرزائیوں کے نزدیک حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم نہیں ہوئی، بلکہ آپ کے بعد بھی نبوت کا دروازہ کھلا ہے۔ آپ علیہ السلام کے بعد بھی نبی آ سکتے ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی بھی سابقہ انبیاء کی طرح نبی ہیں اور مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی نہ ماننے والے کافر ہیں۔

مرزائیوں کی کتابوں سے ثبوت:

مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

''تیسری بات جو اس وحی سے ثابت ہوئی وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ بہرحال جب تک طاعون دنیا میں رہے، قادیان کو اس کی خوفناک تباہی سے محفوظ رکھے گا، کیونکہ یہ اس کے رسول کی تخت گاہ ہے اور یہ تمام امتوں کے لئے نشان ہے۔'' (دافع البلاء ص۱۰ اور روحانی خزائن ج۱۸ ص۲۳۰)

''میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ خدا تعالیٰ کا کلام ہے جو میرے اوپر نازل ہوا...... اور یہ دعویٰ امت محمدیہ میں سے آج تک کسی اور نے ہرگز نہیں کیا کہ خدا تعالیٰ نے میرا یہ نام رکھا ہے اور خدا تعالیٰ کی وحی سے صرف میں اس نام کا مستحق ہوں۔''

(حقیقۃ الوحی ص۳۸۷ روحانی خزائن ج۲۲ ص۵۰۳)

بنیادی عقائد میں سے ایک بھی عقیدہ سے انحراف مذہب سے تعلق ختم کر دیتا ہے جبکہ قادیانی مذہب نے بیسیوں اسلامی عقائد سے انحراف کیا ہے

REGD # SS-160

صدر مملکت‘ وزیر اعظم پاکستان اور وفاقی وزیر داخلہ سے مطالبہ

پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال کیا جائے

- ...... قادیانیوں کو ۷/ستمبر ۱۹۷۴ء کو آئین پاکستان میں دوسری متفقہ ترمیم کے ذریعہ غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔
- ...... ووٹر لسٹ‘ پاسپورٹ وشناختی کارڈ کے فارموں میں ختم نبوت کا حلف نامہ رکھا گیا۔
- ...... پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ کیا گیا۔
- ...... ربع صدی سے پاکستان کے تمام حکومتی ادوار میں اس پر عملدرآمد ہوتا رہا۔
- ...... موجودہ دور حکومت میں قادیانیوں کی سازش سے ووٹر لسٹوں سے حلف نامہ حذف کیا گیا اور پھر اسلامیان پاکستان کے اضطراب واحتجاج کے باعث اسے وفاقی حکومت نے واپس لیا۔
- ...... اب پھر حکومتی دوائر میں قادیانی لابی نے شب خون مار کر پاسپورٹ سے مذہب کا خانہ حذف کرا دیا ہے۔
- ...... حالانکہ یہ آئینی طور پر طے شدہ مذہبی وقومی مسئلہ تھا‘ جسے اب متنازعہ بنا کر اسلامیان عالم کو اضطراب اور اسلامیان پاکستان کو امتحان میں مبتلا کر دیا گیا ہے۔
- ...... پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ جہاں آئینی تقاضہ تھا‘ وہاں اس لئے بھی ضروری تھا کہ قادیانی بوجہ غیر مسلم ہونے کے حدود حرمین شریفین میں داخل نہیں ہو سکتے۔ سعودی عرب حرمین شریفین میں قانونی طور پر شاہ فیصل مرحوم کے دور سے ان کا داخلہ بند ہے۔ پاکستان میں دیگر ممالک کی نسبت قادیانی تعداد زیادہ ہے۔ پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ نہ ہونے کے باعث دھوکہ دہی سے وہ مسلمان بن کر حرمین شریفین چلے جاتے تھے‘ اب مذہب کے خانہ کو پاسپورٹ سے حذف کر کے قادیانیوں کی چال اور دھوکہ دہی کو کامیاب بنانے کی حکومتی سطح پر نامناسب کوشش کی گئی ہے۔
- ...... صدر مملکت‘ وزیر اعظم‘ وفاقی وزیر داخلہ‘ قادیانی لابی کی ناز برداری اور پرورش کی روش ترک کر کے پاسپورٹ کے فارم میں حلف نامہ اور پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کو حسب سابق فوری بحال کرنے کا آرڈر جاری کریں۔

آل پارٹیز مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان ملتان